DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 936

DATED 23-10-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202543-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 23.10.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	غیر نصابی سرگرمیاں معیاری تعلیم وتربیت کے عمل کا اہم حصہ ہیں، گورنر۔	جنگ ودیگر اخبارات
02	ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز طبی سہولیات کی فراہمی کی جانب اہم پیش رفت، وزیراعلیٰ۔	جنگ ودیگر اخبارات
03	بی آر اے سالانہ ہدف کا حصول یقینی بنائے، شعیب نوشیروانی۔	جنگ ودیگر اخبارات
04	طبی سہولیات میں اضافے کے لیے اقدامات جاری ہیں، بخت محمد کاکڑ۔	جنگ ودیگر اخبارات
05	قیام امن کے لیے تمام اداروں کو قانون کے مطابق کردار ادا کرنا چاہیے، ضیاء لانگو۔	مشرق ودیگر اخبارات
06	پاک ایران سرحد گبد پر محدود تجارتی سرگرمیاں بحال۔	مشرق ودیگر اخبارات
07	جہاں ریفیوزلز کی تعداد زیادہ وہاں نئی پولیو ٹیمیں تعینات کی جائیں، کمشنر کوئٹہ۔	مشرق ودیگر اخبارات
08	معاشرے میں دیانتداری وقانون کی پاسداری ناگزیر ہے، نیب بلوچستان۔	جنگ ودیگر اخبارات
09	جواب دہ اور عوام دوست انتظامیہ ہی شہریوں کا اعتماد بحال کر سکتی ہے، ڈی سی کوئٹہ۔	جنگ ودیگر اخبارات
10	اسٹیبلشمنٹ ڈویژن میں بلوچستان فیڈرل ایمپلائمنٹ فسیلیٹیشن سیل قائم۔	جنگ ودیگر اخبارات
11	بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ اور روشن پیکجز کے درمیان مفاہمتی یادداشت پر دستخط۔	جنگ ودیگر اخبارات
12	بلوچستان میں ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے اپنا کام شروع کر دیا۔	جنگ ودیگر اخبارات
13	شورپارود سے بلوچ خاندانوں کی بے دخلی بند کی جائے، پشتونخواہ نیپ۔	جنگ ودیگر اخبارات
14	قوم سرداری نظام کو قبول نہیں کرے گی، مولانا ہدایت الرحمٰن۔	جنگ ودیگر اخبارات
15	سیاسی آوازوں کو گرفتاری کے ذریعے خاموش نہیں کرایا جا سکتا، اے این پی۔	جنگ ودیگر اخبارات
16	عوامی خدمت ہماری اولین ترجیح ہے، میر یونس عزیز زہری۔	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

کھڈ کوچہ میں فائرنگ سے ڈیرہ اللہ یار کے دو مزدور جاں بحق، ڈیرہ مراد جمالی سے طلبہ اغوا اور تھانے کے سامنے احتجاج، گنداواہ سے اغوا ہونے والے شخص کی تشدد زدہ لاش برآمد، گوادر اور واشک میں سیکیورٹی فورسز کا آپریشن چار دہشت گرد ہلاک، سات کو گھیرے میں لے لیا گیا، زورگڑھ پولیس کی کاروائی اقدام قتل کی مقدمے میں مطلوب ملزم گرفتار۔

عوامی مسائل:

کوئٹہ سمیت صوبہ بھر میں ایل پی جی وخوردنی اشیا کی قیمتوں میں اضافہ، بارکھان متعدد سرکاری سکولوں کی عمارتیں خستہ حال، ڈی ایچ کیو ہسپتال دالبندین میں سرجن کی تعیناتی کا مطالبہ، واشک میں اساتذہ چار سے 10 ماہ کی تنخواہوں سے محروم، قلات تیل نے والے غریب افراد سے بھتہ وصولی کا نوٹس لیا جائے انجمن تاجران۔

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

DGPR BALOCHISTAN

مورخہ 23.10.2026

اداریہ:

روزنامہ میزان کوئٹہ نے " **عوام کے ٹیکس سے حاصل وسائل کی ایک ایک پائی قومی امانت!!** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ اصلاحات وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبے میں گورننس کے نظام کو مؤثر بنانے، سرکاری وسائل کے بہتر استعمال اور عوام کو معیاری خدمات کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے تمام سرکاری محکموں کی تنظیم نو اور اصلاحات گزیر ہیں۔ حکومت سرکاری محکموں کے اخراجات میں غیر ضروری اضافے کو روکنے اور انتظامی ڈھانچے کو عوامی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سیکرٹریز کمیٹی کے جائزہ اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں متعدد محکموں کی کارکردگی رپورٹس پیش کی گئیں جبکہ سرکاری محکموں کے انتظامی ڈھانچے، انفرادی توت، غیر ترقیاتی اخراجات اور عوامی خدمات کی فراہمی کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے مختلف محکموں میں غیر ضروری بھرتیوں اور غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے ٹیکس سے حاصل ہونیوالے وسائل کی ایک ایک پائی قومی امانت ہے اور ان وسائل کا ضیاع کسی صورت برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ وسائل عام غریب بلوچستانی کی امانت ہیں جو سردی میں ٹھٹھرتا اور گرمی میں جھلتا ہے۔ سرکاری محکموں کے اخراجات کا بنیادی مقصد عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کے دستیاب وسائل کا بڑا حصہ غیر ترقیاتی اخراجات کی نذر ہو رہا ہے اور اس کے باوجود عوام کو مطلوبہ معیار کی خدمات فراہم نہیں کی جا رہیں۔

اداریے:

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے " **انتظامی یونٹس موثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے " **بلوچستان میں انتظامی اصلاحات اور حکمرانی کا نیا وژن** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائم کوئٹہ نے " Processing plants" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ انتخاب کوئٹہ نے " **بلوچستان کی دیہی خواتین !** " کے عنوان سے عبدالستار ترین نے مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CS CamScanner

لورترویز کراچی، وزراء

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1 Dated: 23 OCT 2026 Page No. 1

نوجوانوں کو اپنی صلاحیتیں منوانے کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا جائے، جعفر مندوخیل

[illegible]

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا ہے کہ آج ہم ایک ایسے یادگار سلسلے کا آغاز کر رہے ہیں جو نوجوانوں کی صلاحیتوں کو نکھار اور تخلیقی توانائیوں کو جلا بخشتا ہے۔ یہ شاندار اسپورٹس فیسٹیول اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ ہماری یونیورسٹیوں کا مقصد صرف روایتی ڈگریاں دینا نہیں بلکہ ایک باشعور، خوداعتماد اور ذمہ دار نسل تیار کرنا ہے جو مستقبل قریب کی قیادت سنبھال سکے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز بیوٹمز یونیورسٹی کے سالانہ اسپورٹس فیسٹیول کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسپورٹس میلے، تقریری مقابلے، موسیقی، مصوری، مجسمہ سازی اور دیگر تخلیقی مشاغل کو محض غیرنصابی سرگرمیاں کہنا درست نہیں بلکہ یہ ہم نصابی سرگرمیاں معیاری تعلیم وتربیت کے عمل کا اہم حصہ ہیں۔ دیگر پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو اسپورٹ فیسٹیول کے شروع کریں گورنر مندوخیل نے کہا کہ بیوٹمز یونیورسٹی اپنے طلباء وطالبات کو اپنی تخلیقی وتنقیدی صلاحیتوں کے اظہار کیلئے قابل فخر پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اسپورٹس فیسٹیول نوجوانوں کو یہ سکھاتا ہے کہ کامیابی صرف انفرادی صلاحیت کا نتیجہ نہیں بلکہ اصل کامیابی اجتماعی کوشش، باہمی اعتماد، مسلسل محنت اور ڈسپلن سے حاصل ہوتی ہے۔ گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ وائس چانسلر ڈاکٹر خالد حفیظ، پرو وائس چانسلر ڈاکٹر میرواس کاسی اور ان کی پوری ٹیم خراج تحسین کے مستحق ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم اسٹوڈنٹس کو ایک ایسا ماحول فراہم کر رہے ہیں جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل، تخلیقی اظہار اور فکری نشوونما کو بھی اہمیت دی جا رہی ہے۔ ہمارے نوجوان بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ ضروری ہے کہ انہیں مناسب مواقع، فکری رہنمائی، جدید سہولیات اور اپنی صلاحیتوں کو منوانے کیلئے سازگار ماحول فراہم کیا جائے تاکہ ہمارے نوجوان نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر ملک وقوم کا نام روشن کریں۔

MASHRIQ QUETTA

غیرنصابی سرگرمیاں معیاری تعلیم وتربیت کے عمل کا اہم حصہ ہیں، گورنر

بیوٹمز میں سالانہ سپورٹس فیسٹیول کا افتتاح ایسے سلسلے کا آغاز ہے جو نوجوانوں کی صلاحیتوں کو نکھار اور تخلیقی توانائیوں کو جلا بخشتا ہے

جامعات کا مقصد صرف روایتی ڈگریاں دینا نہیں بلکہ ایک باشعور، خوداعتماد اور ذمہ دار نسل تیار کرنا ہے، جعفر مندوخیل کا خطاب

امریکہ سے آئے ہوئے مہمان تنویر احمد کو بیوٹمز یونیورسٹی کی اسٹوڈنٹس فن پارہ پیش کر رہی ہیں، گورنر جعفر مندوخیل بھی موجود ہیں

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے بیوٹمز سالانہ اسپورٹس فیسٹیول کا افتتاح کر دیا۔ بیوٹمز چھ برس کے بعد آج ایک بار پھر کھیل کا میدان رنگوں، ولولوں اور نوجوانوں کے جوش و خروش سے چمکا...... بقیہ 9 صفحہ نمبر 7 پر

اٹھا۔ تین ہزار سے زائد کھلاڑیوں نے چودہ مختلف کھیلوں میں شرکت کر کے افتتاحی تقریب کو ایک شاندار جشن میں بدل دیا۔ ڈھول کی تھاپ پر نوجوانوں کے روایتی رقص نے سماں باندھ دیا اور مہمانوں سمیت شائقین کو خوشی سے جھومنے پر مجبور کر دیا۔ قبل ازیں گورنر بلوچستان اور امریکہ سے آئے ہوئے مہمانان گرامی تنویر احمد اور عذیر حسن کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ سالانہ اسپورٹس فیسٹیول کی شاندار افتتاحی تقریب میں صوبائی وزیر میر عاصم کرد گیلو، وائس چانسلر بیوٹمز یونیورسٹی ڈاکٹر خالد حفیظ، پرو وائس چانسلر ڈاکٹر میرواس اور پرنسپل سیکرٹری ٹو گورنر بلوچستان عبدالناصر دوتانی سمیت دیگر بھی شریک تھے۔ شرکاء سے خطاب میں گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ آج ہم ایک ایسے یادگار سلسلے کا آغاز کر رہے ہیں جو نوجوانوں کی صلاحیتوں کو نکھار اور تخلیقی توانائیوں کو جلا بخشتا ہے۔ یہ شاندار اسپورٹس فیسٹیول اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ ہماری یونیورسٹیوں کا مقصد صرف روایتی ڈگریاں دینا نہیں بلکہ ایک باشعور، خوداعتماد اور ذمہ دار نسل تیار کرنا ہے جو مستقبل قریب کی قیادت سنبھال سکے۔ انہوں نے کہا کہ اسپورٹس میلے، تقریری مقابلے، موسیقی، مصوری، مجسمہ سازی اور دیگر تخلیقی مشاغل کو محض غیرنصابی سرگرمیاں کہنا درست نہیں بلکہ یہ ہم نصابی سرگرمیاں معیاری تعلیم وتربیت کے عمل کا اہم حصہ ہیں۔ دیگر پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو اسپورٹ فیسٹیول کے شروع کریں گورنر مندوخیل نے کہا کہ بیوٹمز یونیورسٹی اپنے طلباء وطالبات کو اپنی تخلیقی وتنقیدی صلاحیتوں کے اظہار کیلئے قابل فخر پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1　　　　Page No. 2

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 309 | جمعۃ المبارک 11 جمادی الاول 23 اکتوبر 2026ء صفحات 6 قیمت 40 روپے

ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز طبی سہولیات کی فراہمی کی جانب اہم پیشرفت، وزیراعلیٰ

عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا تاکہ جغرافیائی فاصلے معیاری طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں

سرفراز بگٹی کا ٹیلی میڈیسن سروس کا جائزہ لینے کیلئے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین سے رابطہ، طریقہ کار کا جائزہ لیا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کر دیا ہے، جس کے ساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے (باقی صفحہ 5 نمبر 20)

ٹیلی میڈیسن سروس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین سے اچانک رابطہ کیا اور سروس کے طریقہ کار، شہریوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت کیں۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے طبی ماہرین سے گفتگو کرتے ہوئے ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت فراہم کرنے کے عمل کا جائزہ لیا اور مرکزی ڈیسک پر تعینات عملے کی مستعدی اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ، عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو معمولی طبی مشاورت کے لیے بھی طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث انہیں وقت، اخراجات اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے ان مشکلات میں کمی لانے اور شہریوں کو ڈیجیٹل نظام کے تحت طبی ماہرین سے مشاورت کی سہولت فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت سمیت بنیادی سہولیات کی فراہمی میں دور دراز علاقوں کے عوام کی مشکلات کم کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے طبی مشاورت کو عوام کے لیے زیادہ قابل رسائی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ جغرافیائی فاصلے معیاری طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوام کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور صحت کے نظام میں بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کے دور افتادہ علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو بھی جدید سہولیات میسر آئیں اور انہیں علاج و معالجے سے متعلق رہنمائی کے حصول کے لیے غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

CamScanner

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی صدیق بلوچ

جلد نمبر-27 | جمعہ 23 اکتوبر 2026ء بمطابق 11 جمادی الاول 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-288

وزیراعلیٰ بلوچستان کا مرکزی ٹیلی میڈیسن ڈیسک پر طبی ماہرین سے اچانک رابطہ

شہریوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت کیں

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کر دیا (بقیہ نمبر 16 صفحہ نمبر 2 پر)

ہے، جس کے ساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ٹیلی میڈیسن سروس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین سے اچانک رابطہ کیا اور سروس کے طریقہ کار، شہریوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت کیں۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے طبی ماہرین سے گفتگو کرتے ہوئے ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت فراہم کرنے کے عمل کا جائزہ لیا اور مرکزی ڈیسک پر تعینات عملے کی مستعدی اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ، عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو معمولی طبی مشاورت کے لیے بھی طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث انہیں وقت، اخراجات اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے ان مشکلات میں کمی لانے اور شہریوں کو ڈیجیٹل نظام کے تحت طبی ماہرین سے مشاورت کی سہولت فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت سمیت بنیادی سہولیات کی فراہمی میں دور دراز علاقوں کے عوام کی مشکلات کم کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے طبی مشاورت کو عوام کے لیے زیادہ قابل رسائی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ جغرافیائی فاصلے معیاری طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوام کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور صحت کے نظام میں بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کے دور افتادہ علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو بھی جدید سہولیات میسر آئیں اور انہیں علاج و معالجے سے متعلق رہنمائی کے حصول کے لیے غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 6

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال — چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین — رجسٹرڈ نمبر سی ۔ ٹریڈ 1

جلد 81 | جمعہ 23 اکتوبر 2026ء 11 جمادی الاول 1448ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 291

وزیراعلیٰ بلوچستان

دور دراز علاقوں میں صحت سمیت بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے اقدامات کئے جا رہے ہیں

ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے

جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے طبی مشاورت کو عوام کے لیے زیادہ قابل رسائی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے،

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان میں صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کردیا ہے، جس کے ساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ آغاز ہوگیا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ٹیلی میڈیسن سروس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین سے اچانک رابطہ کیا اور سروس کے طریقہ کار، شہریوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت کیں۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے طبی ماہرین سے گفتگو کرتے ہوئے ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت فراہم کرنے کے عمل کا جائزہ لیا اور مرکزی ڈیسک پر تعینات عملے کی مستعدی اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ، عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کردیا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا [illegible] بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو معمولی طبی مشاورت کے لیے بھی طو[illegible] سفر طے کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث انہیں وقت [illegible] اجات اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ [illegible] سروس کے ذریعے ان مشکلات میں [illegible] اور شہریوں کو ڈیجیٹل نظام کے تحت طبی [illegible] سے مشاورت کی سہولت فراہم کرنے میں [illegible]۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت سمیت بنیادی سہولیات کی فراہمی میں دور دراز علاقوں کے عوام کی مشکلات کم کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے طبی مشاورت کو عوام کے لیے زیادہ قابل رسائی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ جغرافیائی فاصلے معیاری طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوام کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور صحت کے نظام میں بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کے دور افتادہ علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو بھی جدید سہولیات میسر آئیں اور انہیں علاج و معالجے سے متعلق رہنمائی کے حصول کے لیے غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

BALOCHSITAN

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر: محمد انور ناصر

جلد 29 | Ph :2839851 | FaX:2839867 | قیمت | MEMBER OF APNS | شمارہ 239

جمعہ 23 اکتوبر 2026ء | 11 جمادی الاول | 1448ھ | 15 روپے | رجسٹرڈ ڈی سی پی-10

ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز ایک اور وعدہ پورا کردیا، سرفراز بگٹی

ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز، عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے

ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے مشکلات میں کمی اور ڈیجیٹل نظام کے تحت طبی ماہرین سے مشاورت کی سہولت فراہم کرنے میں مدد ملے گی

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان میں صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کردیا ہے، جس کے ساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ آغاز ہوگیا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ٹیلی میڈیسن سروس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین سے اچانک رابطہ کیا اور سروس کے طریقہ کار، شہریوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت کیں۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے طبی ماہرین سے گفتگو کرتے ہوئے ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت فراہم کرنے کے عمل کا جائزہ لیا اور مرکزی ڈیسک پر تعینات عملے کی مستعدی اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ، عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کردیا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو معمولی طبی مشاورت کے لیے بھی طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث انہیں وقت، اخراجات اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے ان مشکلات میں کمی لانے اور شہریوں کو ڈیجیٹل نظام کے تحت طبی ماہرین سے مشاورت کی سہولت فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت سمیت بنیادی سہولیات کی فراہمی میں دور دراز علاقوں کے عوام کی مشکلات کم کرنے کے لیے عملی اقدامات کررہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے طبی مشاورت کو عوام کے لیے زیادہ قابل رسائی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ جغرافیائی فاصلے معیاری طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوام کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور صحت کے نظام میں بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کے دور افتادہ علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو بھی جدید سہولیات میسر آئیں اور انہیں علاج و معالجے سے متعلق رہنمائی کے حصول کے لیے غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1
Page No. 6

روزنامہ
میزان
کوئٹہ
بیاد جمیل الرحمن
بیاد برکت علی
چیف ایڈیٹر محمد زبیر خان
جلد 78 | جمعۃ المبارک 23 اکتوبر 2026ء، 11 جمادی الاول 1448ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 53

بلوچستان میں ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کر دیا

بلوچستان میں صحت کی سہولیات عوام کی دہلیز تک پہنچانے کیلئے اقدام، جس کیساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔ وزیراعلیٰ کا ٹیلی میڈیسن سروس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین سے اچانک رابطہ

سرفراز بگٹی کا سروس کے طریقہ کار، شہریوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت۔ ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت فراہم کرنے کے عمل کا جائزہ اور مرکزی ڈیسک پر تعینات عملے کی مستعدی اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کر دیا ہے، جس کے ساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر (بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

سرفراز بگٹی نے ٹیلی میڈیسن سروس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین سے اچانک رابطہ کیا اور سروس کے طریقہ کار، شہریوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت کیں۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے طبی ماہرین سے گفتگو کرتے ہوئے ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت فراہم کرنے کے عمل کا جائزہ لیا اور مرکزی ڈیسک پر تعینات عملے کی مستعدی اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ، عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو معمولی طبی مشاورت کے لیے بھی طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث انہیں وقت، اخراجات اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے ان مشکلات میں کمی لانے اور شہریوں کو ڈیجیٹل نظام کے تحت طبی ماہرین سے مشاورت کی سہولت فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت سمیت بنیادی سہولیات کی فراہمی میں دور دراز علاقوں کے عوام کی مشکلات کم کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے طبی مشاورت کو عوام کے لیے زیادہ قابل رسائی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ جغرافیائی فاصلے معیاری طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوام کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور صحت کے نظام میں بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کے دور افتادہ علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو بھی جدید سہولیات میسر آئیں اور انہیں علاج و معالجے سے متعلق رہنمائی کے حصول کے لیے غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 7

Daily Qudrat Quetta

روزنامہ

قدرت کوئٹہ

صفحات 8 قیمت 15 روپے

چیف ایڈیٹر نعمت اللہ

جلد 22 | 23 اکتوبر 2026ء 11 جمادی الاول 1447ھ | شمارہ 197

...ز علاقوں کو سہولیات کی فراہمی کیلئے عملی اقدامات کر رہی ہے

...تک پہنچانے کے لیے ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کر دیا ہے، جس کے ساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

...سک پر تعینات عملے کی مستعدی اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا الحمدللہ عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ...

...ی (این اے) نظام خان درانی وفات...

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کر دیا ہے، جس کے ساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ بقیہ 1 صفحہ 6 پر

آغاز ہو گیا ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ٹیلی میڈیسن سروس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین سے اچانک رابطہ کیا اور سروس کے طریقہ کار، شہریوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت کیں۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے طبی ماہرین سے گفتگو کرتے [illegible] شہریوں [illegible] کا جائزہ لیا اور مرکزی [illegible] تعینات [illegible] اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ، عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو معمولی طبی مشاورت کے لیے بھی طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث انہیں وقت، اخراجات اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے ان مشکلات میں کمی لانے اور شہریوں کو ڈیجیٹل نظام کے تحت طبی ماہرین سے مشاورت کی سہولت فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومت بلوچستان صحت سمیت بنیادی سہولیات کی فراہمی میں دور دراز علاقوں کے عوام کی مشکلات کم کرنے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے طبی مشاورت کو عوام کے لیے زیادہ قابل رسائی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، تاکہ جغرافیائی فاصلے معیاری طبی رہنمائی کے حصول میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوام کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور صحت کے نظام میں بہتری کے لیے اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ بلوچستان کے دور افتادہ علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو بھی جدید سہولیات میسر آئیں اور انہیں علاج و معالجے سے متعلق رہنمائی کے حصول کے لیے غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

8

Balochistan Ti

imes.pk
ntimes.pk

92 NEWS MEDIA GROUP

balochistantimes.pk @balochistanti

Regd No. B.C.6 VOL XLV No. 1615 QUETTA Friday October 23, 2026 / Jumada al-Aw

Bugti launches telemedicine health, reviews service performance

Staff Report

QUETTA: Balochistan has formally launched Telemedicine Health Units across the province, marking a significant step towards delivering healthcare services to citizens through modern digital technology and expanding access to medical consultation in remote areas.

Chief Minister Mir Sarfraz Bugti on Thursday conducted a surprise interaction with medical specialists stationed at the central telemedicine desk to review the functioning of the newly introduced service. During the interaction, he sought details regarding the operational mechanism of the telemedicine system, the range of medical facilities being provided to the public, and the level of accessibility being ensured for citizens across the province.

The chief minister also reviewed the process through which residents are receiving medical consultations via the digital platform and expressed satisfaction over the performance and responsiveness of the medical professionals and support staff working at the central desk.

Speaking on the occasion, Sarfraz Bugti said that the launch of the telemedicine service fulfilled another commitment made to the people of Balochistan. He described the initiative as a major advancement towards improving healthcare delivery and harnessing modern technology to provide better medical services to the public.

He noted that residents of far-flung areas often face considerable challenges and are compelled to undertake long journeys even for routine medical consultations, resulting in additional costs, loss of time and other hardships. The telemedicine service, he said, will help reduce these difficulties by enabling citizens to seek guidance and consultation from medical experts through a digital platform without the need for unnecessary travel.The launch of the telemedicine initiative is expected to bridge healthcare gaps in distant parts of the province, allowing citizens to connect with qualified medical professionals through digital channels and improving access to timely healthcare assistance.

The chief minister said that the provincial government was taking practical measures to ease the challenges faced by people living in remote regions, particularly in the provision of essential services such as healthcare. He emphasized that making medical consultation more accessible through the use of modern technology was the need of the hour, ensuring that geographical distances do not become a barrier to obtaining quality medical advice.

Reaffirming the government's commitment to strengthening the healthcare sector, Bugti said that efforts would continue to improve medical facilities and enhance the overall health system in the province.He added that the government was striving to ensure that residents of Balochistan's remote and underserved areas benefit from modern healthcare services and are able to obtain professional medical guidance and treatment-related advice without facing unnecessary obstacles.The launch of the telemedicine initiative is expected to bridge healthcare gaps in distant parts of the province, allowing citizens to connect with qualified medical professionals through digital channels and improving access to timely healthcare assistance.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 23 OCT 2026 Page No. 9

بی آر اے سالانہ ہدف کا حصول یقینی بنائے' شعیب نوشیروانی

ٹیکس نظام میں شفافیت اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ضروری ہے، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر خزانہ ومعدنیات میر شعیب نوشیروانی کی زیر صدارت بلوچستان ریونیو اتھارٹی کا جائزہ اجلاس ہوا۔ چیئرمین بلوچستان ریونیو اتھارٹی عبداللہ جان نورزئی، سیکریٹری خزانہ جہانگیر کاکڑ اور فنانس کی تکنیکی ٹیم نے شرکت کی۔ اجلاس میں چیئرمین بی آر اے نے صوبائی وزیر خزانہ کو بریفنگ دی۔ میر شعیب نوشیروانی نے کہا کہ بلوچستان ریونیو اتھارٹی صوبے کی آمدن کا اہم ذریعہ ہے۔ ٹیکس نظام میں شفافیت اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ صوبائی محصولات میں اضافہ ہو، جس کے مثبت اثرات تمام شعبوں پر مرتب ہوں اور ترقی کا عمل تیز ہو۔ انہوں نے بی آر اے حکام کو سالانہ ہدف حاصل کرنے اور گوادر دفتر کو فعال بنانے کی ہدایت کی، جبکہ اتھارٹی کی ڈیجیٹلائزیشن پر اطمینان کا اظہار کیا۔

طبی سہولیات میں اضافے کیلئے اقدامات جاری ہیں' بخت محمد کاکڑ

ٹراما سینٹر سول ہسپتال کا اچانک دورہ، ادویات کی بلا تعطل فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت

کوئٹہ (آن لائن) صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے ٹراما سینٹر سول ہسپتال کوئٹہ کا اچانک دورہ کیا انہوں نے طبی سہولیات، ادویات کی دستیابی اور علاج معالجے کے انتظامات کا جائزہ لیا صوبائی وزیر نے ہدایت کی کہ مریضوں کو ضروری ادویات کی بلا تعطل فراہمی یقینی بنائی جائے وزیر اعلیٰ میر سرفراز احمد بگٹی کا وژن عوام کو معیاری، موثر اور بہترین طبی سہولیات کی فراہمی یقینی بنانا ہے۔ حکومت صحت کے شعبے کی بہتری، ہسپتالوں میں سہولیات کی فراہمی اور طبی اداروں کی استعداد کار میں اضافے کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔

MASHRIQ QUETTA

قیام امن کیلئے تمام اداروں کو قانون کے مطابق کردار ادا کرنا چاہیے' ضیاء لانگو

شہریوں کی جان و مال کی حفاظت، جرائم کی روک تھام اور عوام کے تحفظ سے متعلق اقدامات میں غفلت کی کوئی گنجائش نہیں

امن وامان کا قیام صرف حکومتی ذمہ داری نہیں، معاشرے کے ہر فرد کے تعاون سے بھی اسے مؤثر بنایا جا سکتا ہے، وزیر داخلہ

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے کہا ہے کہ عوام کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح اور امن و امان کی بحالی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے' صوبے میں پائیدار امن کا قیام، شہریوں کو محفوظ ماحول کی فراہمی اور قانون کی عمل داری یقینی بنانا حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے، جس کے لیے متعلقہ اداروں کو اپنی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں ادا کرنا ہوں گی' یہ بات انہوں نے یہاں خصوصی بات چیت کرتے ہوئے کہی ان کا کہنا تھا کہ عوام کا تحفظ کسی بھی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور شہریوں کو......... بقیہ 41 صفحہ نمبر 7 پر

پرامن ماحول فراہم کرنا ناگزیر ہے۔ بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے تمام متعلقہ اداروں کے درمیان مربوط حکمت عملی، باہمی تعاون اور مؤثر رابطہ کاری ضروری ہے تاکہ عوام کو درپیش مسائل کا تدارک کیا جا سکے اور جرائم پیشہ عناصر کی سرگرمیوں کی روک تھام ممکن بنائی جا سکے۔ میر ضیاء اللہ لانگو کا کہنا تھا کہ امن وامان کے قیام کیلئے پولیس، ضلعی انتظامیہ اور دیگر متعلقہ اداروں کو قانون کے مطابق اپنی ذمہ داریاں نبھانی چاہئیں۔ شہریوں کی جان و مال کی حفاظت، جرائم کی روک تھام اور عوام کے تحفظ سے متعلق اقدامات میں کسی قسم کی غفلت کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ صوبائی وزیر داخلہ نے اس امر پر زور دیا کہ امن وامان کا قیام صرف حکومتی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ معاشرے کے تمام طبقات کے تعاون سے بھی مزید مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ عوام اور متعلقہ اداروں کے درمیان اعتماد، قانون کی پاسداری اور ذمہ دارانہ طرز عمل ایک محفوظ معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن، استحکام اور شہریوں کے تحفظ کے لیے قانون کے مطابق اقدامات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے دستیاب وسائل اور ادارہ جاتی صلاحیتوں کو مؤثر انداز میں بروئے کار لائے۔ میر ضیاء اللہ لانگو نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوام کے تحفظ، امن وامان کی بہتری اور قانون کی عمل داری کے لیے کوششیں جاری رہنی چاہئیں، کیونکہ ایک محفوظ اور پرامن بلوچستان ہی عوام کی سماجی و معاشی ترقی اور خوشحال مستقبل کی بنیاد بن سکتا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 2 Dated: 23 OCT 2026 Page No. 10

جہاں ریفیوزرز کی تعداد زیادہ ہو وہاں نئی پولیو ٹیمیں تعینات کی جائیں، کمشنر کوئٹہ

مسڈ چلڈرن، ریفیوزلز اور نو ڈوز بچوں پر خصوصی توجہ دی جائے، آئندہ پولیو مہم سے قبل ٹیموں کی تربیت کا عمل جلد مکمل کیا جائے، ذیشان لاشاری

جن یونین کونسلز میں سیکیورٹی کے مسائل کے باعث مانیٹرنگ نہیں ہو رہی، وہاں موثر اقدامات انتہائی ضروری ہیں

کوئٹہ میں ویکسینیشن کوریج کے بعض اشاریوں میں بہتری آئی ہے، اجلاس کے دوران متعلقہ افسران کی کمشنر کو بریفنگ

کوئٹہ (خ ن) کمشنر کوئٹہ ڈویژن ذیشان لاشاری کی زیر صدارت کوئٹہ ڈویژن میں پولیو کی مجموعی صورتحال اور آئندہ پولیو مہم کے انتظامات کے حوالے سے ڈویژنل ٹاسک فورس آن لائن اجلاس منعقد ہوا، جس میں پولیو مہم کی کارکردگی، مسڈ چلڈرن، ریفیوزلز، نو ڈوز بچوں کی کوریج، سیکیورٹی، مانیٹرنگ اور ویکسینیشن کے نظام کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اجلاس میں ڈویژنل کوآرڈینیٹر ٹاسک فورس ڈاکٹر صفدر........

بقیہ 53 صفحہ نمبر 7 پر

، اے سی او ڈاکٹر عزیز احمد، اے سی او محمد سہیل احمد، ڈویژنل آفیسر ڈاکٹر امداد علی کے علاوہ ڈبلیو ایچ او اور دیگر اداروں کے افسران موجود تھے جبکہ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی، ڈپٹی کمشنر کوئٹہ ویسٹ حسیب احمد درانی، ڈپٹی کمشنر مستونگ بہرام خان کے علاوہ صوبائی کوآرڈینیٹر ای پی آئی بلوچستان ڈاکٹر آفتاب کاکڑ، ڈی ایچ اوز، ڈپٹی ڈی ایچ اوز، یونیسیف، نیشنل پروگرام، ڈبلیو ایچ او اور دیگر اداروں کے افسران نے آن لائن اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں ہدایت کی گئی کہ مسڈ چلڈرن، ریفیوزلز اور نو ڈوز بچوں پر خصوصی توجہ دی جائے اور آئندہ پولیو مہم سے قبل ٹیموں کی تربیت کا عمل جلد مکمل کیا جائے کمشنر نے کہا کہ جن یونین کونسلز میں ریفیوزلز کی تعداد زیادہ ہے، وہاں ٹیموں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر ضرورت کے مطابق نئی ٹیمیں تعینات کی جائیں مستونگ میں نو ڈوز بچوں کی زیادہ تعداد کے پیش نظر مہم کی منصوبہ بندی پر نظرثانی کرنے اور کوریج بہتر بنانے کی ہدایت بھی کی گئی اجلاس میں بتایا گیا کہ زیرو ڈوز بچوں کی تعداد 10 ہزار سے کم ہو کر 8 ہزار 708 رہ گئی ہے

پاک ایران سرحد گبد پر محدود تجارتی سرگرمیاں بحال

کلیئر امپورٹ گاڑیوں کو پاکستان آنے کی اجازت دی جا رہی ہے، کسٹمز حکام

سرحدی گزرگاہ سے سامان کی ترسیل کیلئے درآمدات و برآمدات بند ہے

گوادر (آئی این پی) گوادر کے قریب پاک ایران سرحد گبد پر محدود پیمانے پر تجارتی سرگرمیاں بحال کر دی گئیں، جہاں سامان کی ترسیل اور ایکسپورٹ کی کلیئرنس دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ کسٹمز حکام کے مطابق محدود پیمانے کی بنیاد پر صرف پہلے سے کلیئر امپورٹ گاڑیوں کو پاکستان آنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ سرحدی گزر......

بقیہ 15 صفحہ نمبر 7 پر

گاہ سے مستقل اور دیگر سامان کی ترسیل کیلئے درآمدات و برآمدات بند ہے۔ کسٹمز حکام کے مطابق بارڈر پر تجارتی سرگرمیاں مرحلہ وار بحال کیے جانے کا امکان ہے۔

معاشرے میں دیانتداری قانون کی پاسداری ناگزیر ہے، نیب بلوچستان

تعلیمی اداروں میں مثبت اقدار کی ترویج کے ذریعے بدعنوانی سے پاک معاشرے کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے، ڈائریکٹر نیب محمد سلیم احمد

محکمہ اسکول ایجوکیشن اور نیب کے اشتراک سے عالمی یوم انسداد بدعنوانی کے حوالے سے طلبہ میں شعور و آگاہی اجاگر کرنے کیلئے پروقار تقریب

تقریب میں سیکرٹری ایجوکیشن لال جان جعفر، ڈائریکٹر اسکولز اختر کھیتران، بھی شریک، مقابلوں میں پوزیشن ہولڈر طالبات میں انعامات تقسیم

کوئٹہ (خ ن) محکمہ اسکول ایجوکیشن بلوچستان اور قومی احتساب بیورو (نیب) بلوچستان کے اشتراک سے عالمی یوم انسداد بدعنوانی کے حوالے سے طلبہ میں شعور و آگاہی اجاگر کرنے کیلئے ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں مضمون نویسی، خطاطی، پوسٹر سازی اور تقریری مقابلوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ و طالبات میں انعامات تقسیم کیے گئے ہر سال 9 دسمبر کو منائے ....

بقیہ 62 صفحہ نمبر 7 پر

جانے والے عالمی یوم انسداد بدعنوانی کے سلسلے میں محکمہ اسکول ایجوکیشن بلوچستان اور نیب بلوچستان کی جانب سے مختلف آگاہی پروگراموں اور تعلیمی و تخلیقی مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے اسی سلسلے میں منعقدہ میگا ایونٹ میں طلبہ و طالبات نے بھرپور شرکت کی اور بدعنوانی کے خاتمے، دیانت داری، شفافیت اور ذمہ دار شہری ہونے کے حوالے سے اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا تقریب میں سیکرٹری اسکول ایجوکیشن بلوچستان لال جان جعفر، ڈائریکٹر نیب بلوچستان محمد سلیم احمد، ڈائریکٹر ایجوکیشن اسکولز بلوچستان اختر محمد کھیتران، ڈائریکٹر فنانس محمد فاروق، چیف ایگزیکٹو آفیسر بلوچستان ایجوکیشن اسیسمنٹ کمیشن و ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ، مانیٹرنگ اینڈ ایویلیوایشن منیر احمد نودیزئی، ڈائریکٹر بلوچستان ایجوکیشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم ابرار احمد، ڈویژنل ڈائریکٹر کوئٹہ زبینہ مشتاق اور محکمہ تعلیم کے دیگر اعلیٰ افسران نے شرکت کی اس موقع پر اردو اور انگریزی مضمون نویسی، خطاطی اور پوسٹر سازی کے مقابلوں کے نتائج ماہرین کی ٹیم نے مرتب کیے

جواب دہ اور عوام دوست انتظامیہ ہی شہریوں کا اعتماد بحال کر سکتی ہے، ڈی سی کوئٹہ

شہری مسائل کا حل اور عوامی شکایات کا بروقت ازالہ ضلعی انتظامیہ کی ترجیح ہے، مہر اللہ بادینی

کچہریوں کے انعقاد کے ساتھ ان میں پیش کی جانے والی درخواستوں کا باقاعدہ ریکارڈ مرتب کیا جائے

کوئٹہ (اے این این) مسائل کا حل خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ ان شعبوں میں بہتری کے لیے ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کے درمیان مربوط حکمت عملی، باقاعدہ نگرانی اور شہریوں کے ساتھ مسلسل رابطہ ضروری ہے۔ کھلی کچہری جیسے اقدامات اس رابطے کو مضبوط بنانے اور انتظامی نظام کو عوامی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ضلعی انتظامیہ عوامی خدمت اور شہریوں کے مسائل کے حل کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کی کارکردگی بہتر بنانے، عوامی شکایات پر بروقت کارروائی اور شہریوں کو زیادہ سے زیادہ ریلیف فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کھلی کچہریوں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ ان میں پیش کی جانے والی درخواستوں کا باقاعدہ ریکارڈ مرتب کیا جائے، متعلقہ افسران کو واضح ذمہ داریاں سونپی جائیں اور مقررہ مدت میں پیش رفت کا جائزہ لیا جائے۔ اس طرح نہ صرف شہریوں کے مسائل کے حل میں تیزی لائی جا سکتی ہے بلکہ عوامی اعتماد کو بھی مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ ایک فعال، جواب دہ اور عوام دوست انتظامیہ ہی شہریوں کی توقعات پر پورا اتر سکتی ہے۔ کوئٹہ میں کھلی کچہری کا انعقاد اسی سمت میں ایک اہم قدم ہے، جس کی افادیت کا انحصار شکایات کے مؤثر ازالے، فیصلوں پر عمل درآمد اور عوامی خدمت کے تسلسل پر ہوگا۔ اگر تمام متعلقہ محکمے باہمی تعاون اور ذمہ داری کے ساتھ اپنی خدمات انجام دیں تو شہریوں کو درپیش روزمرہ مسائل میں کمی لانے اور سرکاری اداروں پر اعتماد کو مزید مستحکم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

CamScanner

بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ اور روشن پیکیجز کے درمیان مفاہمتی یادداشت پر دستخط

نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنا وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کے وژن کا اہم حصہ ہے، بلال کاکڑ

لاہور (خ ن) بلوچستان میں صنعتی سرمایہ کاری، زرعی پیداوار کی ویلیو ایڈیشن اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے لیے روشن پیکیجز لمیٹڈ اور بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے درمیان مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ یادداشت پر روشن پیکیجز لمیٹڈ کے چیف ایگزیکٹو طیب اعجاز اور بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر عبدالمنان نے دستخط کیے۔ تقریب میں بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ، یونائیٹڈ بزنس گروپ کے سرپرست اعلیٰ ایس ایم تنویر، ایف پی سی سی آئی کے ریجنل چیئرمین ذکی اعجاز اور دیگر بھی موجود تھے۔ مفاہمتی یادداشت کے تحت روشن پیکیجز لمیٹڈ بلوچستان میں سرمایہ کاری کے امکانات کا جائزہ لے کر دو مرحلوں میں صنعتی منصوبے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پہلے مرحلے میں پیکیجنگ مصنوعات کا کارخانہ، جبکہ دوسرے مرحلے میں پھلوں اور سبزیوں کی پراسیسنگ کا پلانٹ لگانے کی تجویز ہے۔ بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ کمپنی کو متعلقہ صوبائی محکموں اور مجاز اداروں سے رابطوں، رہنمائی اور سرمایہ کاری کے عمل میں سہولت فراہم کرے گا۔ اس موقع پر بلال خان کاکڑ نے کہا کہ بلوچستان میں صنعتی سرمایہ کاری کا فروغ، مقامی وسائل کا موثر استعمال اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنا وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کے وژن کا اہم حصہ ہے۔

اسٹیبلشمنٹ ڈویژن میں بلوچستان فیڈرل ایمپلائمنٹ فسیلیٹیشن سیل قائم

جوائنٹ سیکرٹری ریگولیشن اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سیل کے انچارج، بلوچستان امیدواروں کو بھرتی میں رکاوٹوں کی نشاندہی کریگا

سیل وفاقی ملازمتوں کے مواقع سے متعلق آگاہی اور امیدواروں کی رسائی بہتر بنانے کیلئے اقدامات تجویز کریگا

اسلام آباد (رانا غلام قادر) وفاقی حکومت کا بلوچستان کے امیدواروں کی وفاقی ملازمتوں میں بھرتیوں کے عمل میں سہولت فراہم کرنے کے لیے اہم اقدام سامنے آیا ہے۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن میں بلوچستان فیڈرل ایمپلائمنٹ فسیلیٹیشن سیل قائم کر دیا گیا ہے۔ سیل بلوچستان کے امیدواروں کو درپیش رکاوٹوں کی نشاندہی، بھرتیوں کے طریقہ کار کا جائزہ اور وفاقی ملازمتوں کے مواقع تک رسائی بہتر بنانے کے لیے اقدامات تجویز کرے گا۔ وفاقی حکومت نے بلوچستان کے اہل امیدواروں کی وفاقی ملازمتوں میں بھرتیوں کو آسان بنانے کے لیے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن میں بلوچستان فیڈرل ایمپلائمنٹ فسیلیٹیشن سیل قائم کر دیا ہے۔ جوائنٹ سیکرٹری ریگولیشن، اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سیل کے مجموعی انچارج ہوں گے، شاہد نواز کو بلوچستان فیڈرل ایمپلائمنٹ فسیلیٹیشن سیل کا کوآرڈینیٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے سیل کے قیام کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان میں ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے اپنا کام شروع کر دیا

وزیر اعلیٰ کا مرکزی ڈیسک پر تعینات ماہرین سے اچانک رابطہ، طریقہ کار، طبی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیل دریافت کی

عوام سے کیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا، عوام کو بہترین طبی سہولیات کی فراہمی کیلئے جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ اہم پیشرفت ہے، گفتگو

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان میں صحت کی سہولیات کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے ٹیلی میڈیسن ہیلتھ یونٹس نے کام شروع کر دیا ہے، جس کے ساتھ ڈیجیٹل نظام کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت اور معاونت کی فراہمی کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ٹیلی میڈیسن سروس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مرکزی ڈیسک پر تعینات طبی ماہرین........ بقیہ 5 صفحہ نمبر 7 پر

سے اچانک رابطہ کیا اور سروس کے طریقہ کار، شہریوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات اور عوامی رسائی سے متعلق تفصیلات دریافت کیں۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے طبی ماہرین سے گفتگو کرتے ہوئے ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے شہریوں کو طبی مشاورت فراہم کرنے کے عمل کا جائزہ لیا اور مرکزی ڈیسک پر تعینات عملے کی مستعدی اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ، عوام سے کیا گیا ایک اور وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کا آغاز بلوچستان کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے شہریوں کو معمولی طبی مشاورت کے لیے بھی طویل سفر طے کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث انہیں وقت، اخراجات اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیلی میڈیسن سروس کے ذریعے ان مشکلات میں کمی لانے اور شہریوں کو ڈیجیٹل نظام کے تحت طبی ماہرین سے مشاورت کی سہولت فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 23 OCT 2026

Page No. 12

قوم سرداری نظام کو قبول نہیں کریگی، مولانا ہدایت الرحمٰن

حالات کی خرابی میں ظالم حکمرانوں کے ساتھ ظلم کرنے والے سردار بھی برابر کے شریک ہیں، وفود سے گفتگو

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے کہا ہے کہ سرداری نظام کو قوم قبول نہیں کرے گی، کیا سرداروں اور نوابوں نے بلوچستان کے عوام کو اعلیٰ تعلیمی ادارے، معیاری اسپتال اور روزگار کے مواقع فراہم کیے ہیں؟ بلوچستان کے حالات کی خرابی میں ظالم حکمرانوں کے ساتھ ظلم کرنے والے سردار بھی برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات انہوں نے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ زمینوں پر قبضے، قتل و غارت گری، بھتہ، قبائلی جھگڑے اور لوگوں کو اغواء کرنا کیا یہی قبائلی نظام اور قوم کی خدمت ہے؟ قبائلی روایات کا مقصد عوام کو تحفظ، انصاف فراہم کرنا ہونا چاہیے۔ بلوچستان کے عوام مزید محرومیوں، ناانصافیوں اور بداختی کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ صوبے کے وسائل پر یہاں کے عوام کا حق تسلیم کیا اور عوام کو تعلیم، صحت، روزگار، انصاف اور تحفظ کی بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینے کی ضرورت ہے جہاں کسی غریب کے ساتھ ناانصافی نہ ہو اور ہر شہری کو یکساں حقوق حاصل ہوں۔ بلوچستان کی ترقی کا راستہ بندوق، خوف، دھونس اور طاقت کے استعمال میں نہیں بلکہ تعلیم، انصاف، امن، مذاکرات اور عوامی اعتماد سے نکلتا ہے۔ حکومت اور متعلقہ اداروں کو چاہیے کہ وہ عوامی مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ اقدامات کریں، لاپتہ افراد کے مسئلے کو قانون کے مطابق حل، بے روزگاری کے خاتمے کے لیے عملی منصوبہ بندی اور نوجوانوں کو تعلیم و روزگار کے بہتر مواقع فراہم کیے جائیں قانون کی حکمرانی قائم کیے بغیر نہ امن ممکن ہے اور نہ ہی ترقی و خوشحالی کا خواب پورا ہوسکتا ہے۔ جماعت اسلامی بلوچستان کے عوام کو مایوسی سے نکالنے، ان کے حقوق کے تحفظ اور صوبے میں امن، ترقی، تعلیم، روزگار اور خوشحالی کے قیام کے لیے ہر فورم پر جدوجہد جاری رکھے گی۔

شورپارود سے بلوچ خاندانوں کی بے دخلی بند کی جائے، پشتونخوانیپ

لوگوں کو آبائی زمین سے دور کرنا بنیادی انسانی حقوق اور انسانی وقار کے منافی ہے، بیان

کوئٹہ (آن لائن) پشتونخوانیپ کے صوبائی پریس ریلیز میں ضلع قلات کے شور پارود سے ہزاروں بلوچ خاندانوں کو آبائی سرزمین چھوڑنے پر مجبور کرنے، گھروں اور زمینوں سے بے دخل کرنے اور مقامی آبادی کو خوف و ہراس میں مبتلا کرنے کے اقدامات کرتے ہوئے کہا ہے کہ پارٹی سمجھتی ہے کہ کسی بھی قوم کو اپنی تاریخی سرزمین سے بے دخل کرنا، اس کی معاشی و سماجی زندگی کو تباہ کرنا اور اس کے قومی وجود و شناخت کو کمزور کرنے کی کوششیں بنیادی انسانی حقوق، قومی آزادی اختیار اور انسانی وقار کے منافی ہیں۔ پارٹی بلوچ عوام کے جائز قومی و انسانی حقوق کے ساتھ اپنی اصولی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے کہ شور پارود میں جبری بے دخلی کے اقدامات فوری طور پر بند کرکے عوام کے حقوق اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔

سیاسی آوازوں کو گرفتاری کے ذریعے خاموش نہیں کرایا جاسکتا، اے این پی

اے این پی نیشنل لائرز فورم اور پشتون ایس ایف کا مشترکہ اجلاس، اصغر اچکزئی کی گرفتاری کے محرکات پر غور وخوض

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) عوامی نیشنل پارٹی کی صوبائی کابینہ مرکزی عہدیداران پارلیمانی پارٹی نیشنل لائرز فورم اور پشتون سٹوڈنٹس فیڈریشن کا مشترکہ ہنگامی اجلاس زیر صدارت پارٹی کے قائم مقام صوبائی صدر جمال الدین رشتیا منعقد ہوا اجلاس میں پارٹی کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی کی بے بنیاد من گھڑت مقدمے میں گرفتاری اور اس کے محرکات پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا اجلاس میں اس امر پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا کہ مقدمے کے مدعی نے عدالت کے روبرو بیان حلفی جمع کرکے اصغر خان اچکزئی اور ان کے خاندان کی اس کیس سے متعلق الزامات کو بدنیتی پر مبنی قرار دیا اس کے باوجود اصغر خان اچکزئی کی ضمانت منسوخ کرکے انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے جسے کئی سوالات جنم لیتے ہیں عوامی نیشنل پارٹی اور اصغر خان اچکزئی کی قانونی ٹیم اس امر پر شدید تشویش کا اظہار کرتی ہے اجلاس میں کہا گیا کہ اصغر خان اچکزئی ایک معتبر سیاسی رہنما ہیں جو ہمیشہ قبائلی عصبیت سے بالاتر ہوکر پرامن سیاسی جدوجہد اور وطن میں امن و آشتی کے قیام کیلئے خدمات سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں وہ صوبے میں لاقانونیت کے خاتمے اور پشتون بلوچ سمیت تمام محکوم اقوام کے حقوق کے حصول کے لیے ایک توانا آواز ہے ان کی سیاسی جدوجہد عوامی حقوق جمہوریت اور آئین وقانون کی بالادستی سے وابستہ ہے عوامی نیشنل پارٹی کا موقف ہے کہ سیاسی آوازوں کو ایسے اقدامات کے ذریعے خاموش نہیں کرایا جاسکتا اجلاس میں اصغر خان اچکزئی کی گرفتاری سے متعلق تمام حقائق اور قانونی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی کمیٹی اس معاملے کی قانونی حیثیت کا جائزہ لے کر اپنی سفارشات پیش کرے گی اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ پارٹی اس معاملے اور صوبے کے حالات پر دیگر سیاسی جماعتوں کی قیادت سے رابطے کرے گی انہیں حقائق سے آگاہ اور مشاورت کے ذریعے آئندہ کا سیاسی لائحہ عمل طے کیا جائے گا عوامی نیشنل پارٹی اس عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ وہ جمہوری سیاسی اور قانونی جدوجہد کے ذریعے اپنے رہنماؤں اور کارکنوں کے حقوق کے تحفظ آئین وقانون کی بالادستی اور محکوم اقوام کے حقوق کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ شہید وطن شہید خان جیلانی خان اچکزئی کی 16 ویں برسی اور شہید ڈیورنڈ اسعد خان اچکزئی کی چھٹی برسی کے حوالے سے چمن میں عظیم الشان جلسہ عام کا انعقاد کیا جائیگا جس کی موجودہ ملکی سیاسی صورتحال صوبے کے مخدوش حالات پر گہرے اور دوررس اثرات مرتب ہوں گے جلسہ عام میں عوامی نیشنل پارٹی کی مرکزی صوبائی اور پارلیمانی قیادت شرکت کرے گی اجلاس میں ضلعی و تحصیل ذمہ داران اور کارکنان کو ہدایت کی گئیں کہ وہ شہداء وطن کی برسی کے موقع پر منعقدہ جلسہ عام کی کامیابی کیلئے تیاریاں تیز تر کردیں۔

بلوچستان اسمبلی، سردار نثار علی ہزارہ کے انتقال پر تعزیتی قرارداد منظور

مرحوم کی خدمات کے اعتراف میں اسمبلی کا اجلاس کسی کارروائی کے بغیر پیر 26 اکتوبر تک ملتوی کردیا گیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان اسمبلی میں سابق صوبائی وزیر تعلیم سردار نثار علی ہزارہ کے انتقال پر تعزیتی قرارداد منظور، مرحوم کی خدمات کے اعتراف میں اسمبلی کا اجلاس کسی کارروائی کے بغیر پیر 26 اکتوبر تک ملتوی کردیا گیا۔ بلوچستان اسمبلی کا اجلاس جمعرات کو 40 منٹ کی تاخیر سے ڈپٹی اسپیکر غزالہ گولہ کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں ڈپٹی اسپیکر غزالہ گولہ نے کہا کہ بلوچستان اسمبلی کے ایک سابق معزز رکن سردار نثار علی ہزارہ گزشتہ دنوں انتقال کرگئے ہیں ان کی صوبے کیلئے گراں قدر خدمات کے اعتراف میں حسب [illegible] اسمبلی کی آج کی نشست میں صرف ان کیلئے دعا اور [illegible] کی جائے گی جبکہ آج کی نشست کی تمام [illegible] کا [illegible] نشست کیلئے موخر کی جائے گی۔ لہٰذا [illegible] کارروائی موخر کرنے کی تحریک پیش کریں جس پر [illegible] کے رکن مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے تحریک پیش کی [illegible] سابق رکن صوبائی اسمبلی سردار نثار علی ہزارہ کی صوبے کیلئے گراں قدر خدمات کے اعتراف میں آج کی اسمبلی کی کارروائی پیر 26 اکتوبر تک موخر کی جائے جسے ایوان نے منظور کرلیا، جس کے بعد ڈپٹی اسپیکر نے اسمبلی کی ایجنڈے کی کارروائی پیر 26 اکتوبر تک موخر کرنے کی رولنگ دی۔ اجلاس میں جماعت اسلامی کے رکن مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ نے تعزیتی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایوان بلوچستان اسمبلی کے سابق رکن اور صوبائی وزیر تعلیم سردار نثار علی ہزارہ جو 20 اکتوبر 2026ء کو انتقال کرگئے کے انتقال پر گہرے رنج وغم اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

MASHRIQ QUETTA

عوامی خدمت ہماری اولین ترجیح ہے، میر یونس عزیز زہری

دستیاب وسائل میں رہ کر عوامی فلاح وبہبود کیلئے عملی اقدامات اٹھائیں گے، اپوزیشن لیڈر

اپوزیشن لیڈر نے خضدار میں وفود سے ملاقات میں مسائل سے آگاہی حاصل کی

خضدار (آن لائن) قائد حزب اختلاف بلوچستان اسمبلی و ایم پی اے خضدار میر یونس عزیز زہری سے گزشتہ روز خضدار میں ان کی رہائش گاہ پر خضدار کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے سیاسی و سماجی و قبائلی شخصیات، جماعتی احباب، کاروباری حضرات، مختلف علاقوں سے آئے عوام، اساتذہ کرام، اور مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور عوام کی بڑی......

بقیہ 57 صفحہ نمبر 7 پر

تعداد نے ملاقات کی۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز اپوزیشن لیڈر میر یونس عزیز زہری سے انکی رہائشگاہ پر خضدار کے عوام نے وفود کی صورت میں ملاقات کی ملاقاتوں میں خضدار کے مختلف حل طلب مسائل، کھیلوں کے فروغ، تعلیمی ترقی، شہر کے بنیادی مسائل اور دیگر اہم عوامی امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اس موقع پر ملاقات کرنے والوں نے اپنی تجاویز اور تحفظات ایم پی اے خضدار میر یونس عزیز زہری کے سامنے پیش کئے، ایم پی اے خضدار میر یونس عزیز زہری نے عوامی مسائل کے حل، تعلیمی ترقی، نوجوانوں کیلئے کھیلوں کی بہتر سہولیات کی فراہمی اور خضدار کی مجموعی ترقی کو اپنی ترجیحات میں شامل قرار دیتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت اور لوگوں کے مسائل کا حل ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اور اس دوران ملاقات کرنے والوں کے مسائل اپوزیشن لیڈر نے سن کر ان کو فوری حل کرنے کیلئے جاری کیا اور دیگر مسائل کو حل کرنے کی یقین دہانی کرائی

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 4

Daily: JANG QUETTA

Dated: 23 OCT 2026

Page No. 13

گوادر اور واشک میں سیکورٹی فورسز کا آپریشن 4 دہشتگرد ہلاک

7 گھیرے میں لے لیا گیا

گوادر میں تعمیراتی کمپنی کے خالی کیمپ پر حملے کی کوشش ناکام بنائی گئی، شاہراہ کے قریب بھی آپریشن جاری، آئی ایس پی آر

کوئٹہ (آن لائن) سیکورٹی فورسز نے گوادر میں فتنہ الہندوستان کے حملے کی کوشش ناکام بناتے ہوئے 3 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا جبکہ 4 دہشت گردوں کو فورسز نے گھیرے میں لے رکھا ہے پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کے مطابق سیکورٹی فورسز نے گوادر میں تعمیراتی کمپنی کے خالی کیمپ پر فتنہ الہندوستان کے حملے کی کوشش ناکام بناتے ہوئے سیکورٹی فورسز نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے خالی کیمپ پر فتنہ الہندوستان کے حملے کو ناکام بنا کر 3 دہشت گردوں کو ہلاک کردیا جبکہ 3 مزید دہشت گردوں کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق ایک اور حملے کی کوشش میں گوادر شاہراہ کے قریب واقع ہوٹل میں موجود دہشت گردوں کیخلاف بھی آپریشن جاری ہے جس میں 4 دہشت گرد فورسز کے گھیرے میں ہیں۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ جی او سی گوادر خود آپریشن کو لیڈ کر رہے ہیں۔ دریں اثناء آپریشن 'ردالفتنہ 3' کے دوران سیکورٹی فورسز کے عملے نے بلوچستان کے علاقے واشک میں سینیٹائز آپریشن کے دوران 2 مشکوک موٹر سائیکل سواروں کو رکنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے فائرنگ کردی جوابی کاروائی کے نتیجے میں ایک دہشت گرد ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔ جن کی تلاش کی جاری ہے۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق گزشتہ روز سیکورٹی فورسز کے عملے نے بلوچستان کے علاقے واشک شہر میں علاقے کو گھیر کرانے اور سینیٹائز کرنے کے لئے آپریشن کیا اس دوران 2 نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کو رکنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے سیکورٹی فورس پر فائرنگ کردی فورسز کی جوابی کاروائی میں ایک دہشت گرد ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ جس کی تلاش جاری ہے۔

MASHRIQ QUETTA

زورگڑھ پولیس کی کارروائی، اقدام قتل کے مقدمے میں مطلوب ملزم گرفتار

اوستہ محمد پولیس کا جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کریک ڈاؤن جاری، ملزم گل حسن گرفتار

کوئٹہ (اے این این) اہل سنت و جماعت کے رہنما فیضان اولیاء کی بانی ذوالفقار علی طارق قادری نے انا بحران گیس لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عوامی مسائل حل کرنے کے بجائے آئے روز نئے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ کہیں آٹے کا بحران شہریوں کے لیے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے تو کہیں گیس اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ نے عوام کی مشکلات میں اضافہ کر رکھا ہے، جبکہ صحت کے شعبے کی ابتر صورت حال بھی تشویش ناک ہے۔ دوسری جانب ذخیرہ اندوزی اور گراں فروشی کی روک تھام کے لیے مؤثر حکومتی اقدامات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے، کیونکہ منافع خور عناصر اپنی من مانیاں کرتے ہوئے عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ عوامی مشکلات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے ان کے حل کے لیے ٹھوس اور عملی اقدامات کرے۔ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے، ذخیرہ اندوزی کے خاتمے اور گراں فروشی کی روک تھام کے لیے مؤثر حکمت عملی اپنائی جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ عوام کو ناجائز منافع خوروں کے استحصال سے نجات مل سکے۔ موسم سرما کا آغاز ہو چکا ہے، ایسے میں گیس کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ اور کم پریشر جیسے مسائل شہریوں کے لیے مزید مشکلات پیدا کر سکتے ہیں

گنداواہ سے اغوا ہونے والے شخص کی تشدد زدہ لاش برآمد

گنداواہ (نامہ نگار) گنداواہ کی یونین کونسل کھاری سے اغوا ہونے والے رشید احمد ولد محمد صدیق کی تشدد زدہ لاش گاؤں گھاترہ کے قریب سے برآمد ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق رشید احمد کو تھانہ کولوہ کی حدود سے اغوا کیا گیا تھا۔

ڈیرہ مراد جمالی: مسلح افراد 105 بکریاں اور دیگر مویشی چھین کر فرار

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) ڈیرہ مراد جمالی کے قریب چھتر پولیس تھانے کی حدود گوٹھ طاہر کوٹ ادلہ میں درجنوں مسلح افراد اسلحے کے زور پر گل شیر گولہ سے مبینہ طور پر 105 بکریاں اور دیگر مویشی چھین کر فرار ہو گئے۔

کھنڈ کوچہ میں فائرنگ سے ڈیرہ اللہ یار کے 2 مزدور جاں بحق

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) کھنڈ کوچہ میں نامعلوم افراد نے باغات میں کام کرنے والے ڈیرہ اللہ یار کے دو مزدوروں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے۔ پولیس کے مطابق ڈیرہ اللہ یار کے رہائشی مزدور نوجوان محمد رحیم کھوہر اور رضا محمد عرف جاوید کھوہر باغات میں کام کر رہے تھے کہ مسلح افراد نے انہیں نشانہ بنایا لاشیں ضروری کارروائی کے بعد ڈیرہ اللہ یار روانہ کر دی گئیں۔

ڈیرہ مراد جمالی سے طالبہ اغوا ورثا کا تھانے کے سامنے احتجاج

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی کی ایریگیشن کالونی سے چار نامعلوم مسلح افراد ٹیوشن سے گھر جانے والی طالبہ کو اغوا کر کے فرار ہو گئے واقعے کے خلاف ورثا نے سٹی پولیس تھانے کے سامنے احتجاج کیا اور طالبہ کی بازیابی و اغوا کاروں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 23 OCT 2026 Page No. 16

کوئٹہ سمیت صوبہ بھر میں ایل پی جی، خوردنی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ

صوبائی دارالحکومت میں پرائس کنٹرول کمیٹی اور ضلعی انتظامیہ مصنوعی مہنگائی و گرانفروشی پر قابو پانے میں ناکام نظر آرہی ہے

صوبائی کابینہ کی منظوری کے باوجود گندم کی خریداری تاحال نہ ہوسکی، گرانفروشوں کیخلاف فوری کارروائی کی جائے، شہری

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر کی طرح ملک بھر میں ایل پی جی گیس، آٹا، دالوں، مرغی کے گوشت سمیت کھانے پینے، سبزیوں کی قیمتوں میں دکانداروں نے من مانا اضافہ کردیا ہے کوئٹہ میں پرائس کنٹرول کمیٹی اور ضلعی انتظامیہ مصنوعی مہنگائی اور گراں فروشی پر قابو پانے میں مکمل طور......

بقیہ 6 صفحہ نمبر 7 پر

پر ناکام نظر آرہی ہے۔ عوامی حلقوں نے ارباب اختیار اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ گراں فروشوں کے خلاف کارروائی کر کے شہریوں کو مقرر کردہ نرخوں پر کھانے پینے کی چیزیں، آٹا، ایل پی جی گیس کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ کوئٹہ میں مرغی کا گوشت 600 سے 650 روپے فی کلو اور ایل پی جی گیس 600 روپے فی کلو تک جا پہنچی جبکہ آٹے کا 20 کلو کا تھیلا 3500 روپے جبکہ 50 کلو آٹے کی بوری 8 ہزار روپے میں فروخت ہورہی ہے کوئٹہ سمیت خضدار، چاغی، واشک، کیچ اور دیگر علاقوں میں بھی آٹے اور کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے۔ گوبھی 160 روپے، بند گوبھی 120 روپے، کھیرا 120 روپے، آلو 5 کلو ڈیڑھ سو سے 250 روپے، پیاز 5 کلو 550 روپے، مٹر 450 روپے، بھنڈی 180 روپے، کدو 160 روپے، توری 150 روپے فی کلو فروخت ہورہی ہے۔ بلوچستان بھر میں گندم کا بحران سنگین ہوگیا ہے۔ صوبائی کابینہ کی منظوری کے باوجود گندم کی خریداری تاحال نہ ہوسکی۔

INTEKHAB QUETTA

بارکھان، متعدد سرکاری سکولوں کی عمارتیں خستہ حال

نا خوشگوار حادثات کا خدشہ، سروے کر کے تعمیر و مرمت یقینی بنائی جائے، عوامی حلقے

بارکھان (نمائندہ انتخاب) متعدد سرکاری اسکولوں کی عمارتیں خستہ حالی کا شکار ہیں، جہاں بچے خطرناک حالات میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ ان تعلیمی اداروں کی بوسیدہ عمارتیں کسی بھی وقت بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہیں، مگر افسوس کہ برسوں گزرنے کے باوجود ان کی حالت بہتر بنانے کے لیے مؤثر اقدامات سامنے نہیں آ سکے۔ مقامی ذرائع کے مطابق خستہ حال اسکولوں کی نشاندہی متعدد بار ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ حکام کے نوٹس میں لائی جا چکی ہے، لیکن تاحال ان عمارتوں کی مرمت اور بحالی کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ پیش رفت دکھائی نہیں دیتی۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی بڑے حادثے کے بعد ہی ذمہ دار حکام حرکت میں آئیں گے؟ کیا معصوم بچوں کی جانوں کو خطرے میں ڈال کر تعلیمی نظام چلانا قابل قبول ہے؟ حکومت بلوچستان، محکمہ تعلیم اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ ہے کہ ضلع بارکھان کے تمام خستہ حال اسکولوں کا فوری سروے کرایا جائے، خطرناک عمارتوں کی مرمت و بحالی کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں اور غفلت کے ذمہ داروں کا تعین کیا جائے، تاکہ کسی ممکنہ سانحے سے پہلے بچوں کی زندگیاں محفوظ بنائی جا سکیں۔ تعلیم کے نام پر بچوں کی زندگیاں خطرے میں نہیں ڈالی جاسکتیں؛ متعلقہ حکام اب بھی خاموش رہے تو کسی بھی ناخوشگوار واقعے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی

ڈی ایچ کیو ہسپتال دالبندین میں سرجن کی تعیناتی کا مطالبہ

چاغی (نامہ نگار) دالبندین ڈی ایچ کیو ہسپتال سرجن ڈاکٹر سے محروم غریب مریض معمولی سے آپریشن کیلئے پرائیویٹ ہسپتالوں میں جانے پہ مجبور حکام بالا نوٹس لیں تفصیلات کے مطابق ضلع چاغی کے ہیڈ کوارٹر دالبندین کے ڈی ایچ کیو ہسپتال میں آج کے جدید دور میں غریب مریضوں کے علاج معالجے کیلئے کوئی ایک سرجن تک دستیاب نہیں دور جدید میں ضلع چاغی کے لوگ صحت کی سہولیات سے محروم ہیں کروڑوں روپے کی لاگت سے بننے والی ہسپتال میں ایک سرجن کا نہ ہونا باعث افسوس ہے ارباب اختیار صحت کی سہولیات سمیت علاقے کے ترقی کا بلند و بانگ دعوے کرتے نہیں تھکتے مگر افسوس کہ غریب عوام کو صحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی سے قاصر ہیں ضلع کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے مریض معمولی آپریشن کیلئے ڈی ایچ کیو ہسپتال کا رخ کرتے ہیں مگر وہاں پہ سرجن کی عدم تعیناتی کی وجہ سے پرائیویٹ ہسپتالوں پہ جانے پر مجبور ہیں جہاں پر غریب عوام پرائیویٹ ہسپتالوں کے فیس ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتے عوامی حلقوں نے سیکرٹری ہیلتھ بلوچستان اور حکام بالا سے مطالبہ کیا کہ ضلع چاغی کے آبادی اور غریب عوام کے مجبوریوں کو مدنظر رکھ کر ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال دالبندین میں جلد سرجن ڈاکٹر کی تعیناتی عمل میں لائی جائے تاکہ غریب عوام پرائیویٹ ہسپتالوں کے بجائے سرکاری ہسپتال میں ہی اپنا علاج مفت میں کر سکیں۔

واشک میں اساتذہ چار سے دس ماہ کی تنخواہوں سے محروم

جی ٹی اے آئینی کے وفد کی ایم پی اے میر حاجی زاہد علی ریکی سے ملاقات، مسائل حل کرانے کی یقین دہانی

ماشکیل (نامہ نگار) جی ٹی اے آئینی ضلع واشک کے پی آر گنائزر نصیر کبدانی کی سربراہی میں وفد نے ایم پی اے میر حاجی زاہد علی ریکی سے ملاقات کر کے ضلع واشک، بالخصوص تحصیل ماشکیل کے تعلیمی مسائل اور اساتذہ کی تنخواہوں کی بندش پر تبادلہ خیال کیا۔ وفد نے بتایا کہ فیز ون کے اساتذہ گزشتہ چار ماہ جبکہ فیز تھری کے اساتذہ دس ماہ سے تنخواہوں سے محروم ہیں، جس کے باعث انہیں شدید مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ وفد نے مطالبہ کیا کہ تنخواہوں کی فوری ادائیگی اور علاقے کے تعلیمی مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات کیے جائیں۔ ایم پی اے میر حاجی زاہد علی ریکی نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر واشک سے رابطہ کر کے فیز ون کے اساتذہ کی فہرست جلد جاری کروانے اور تنخواہوں کی بحالی کیلئے اقدامات کریں گے، جبکہ فیز تھری کے اساتذہ کے سیلری مسائل بھی حل کروانے کی کوشش کی جائے گی۔

قلات، تیل لانے والے غریب افراد سے بھتہ وصولی کا نوٹس لیا جائے، انجمن تاجران

شکایات کی شفاف تحقیقات کی جائیں، محنت کشوں کو تحفظ دیا جائے، رحیم آغا اور دیگر کا وزیر اعلیٰ، کور کمانڈر اور آئی جی پولیس سے مطالبہ

کوئٹہ (پ ر) انجمن تاجران بلوچستان رجسٹرڈ کے صدر رحیم آغا، جنرل سیکرٹری ولی افغان، حاجی نصر الدین کاکڑ، میر محمد رحیم بنگلزئی، حاجی یعقوب شاہ کاکڑ، حاجی فاروق شاہوانی، حاجی سید حیدر، حاجی حبیب اللہ، حاجی اسلم ترین، خان کاکڑ، حاجی ظہور کاکڑ، سید شفیع آغا، طاہر خان جدون، ملک محمد حسین شاہوانی، سید غنی آغا اور دیگر نے کہا ہے کہ قلات میں تیل لانے والے غریب افراد سے مبینہ طور پر بھتہ لینے کی شکایات انتہائی تشویش ناک ہیں۔ متعلقہ حکام ان شکایات کا فوری نوٹس لیں اور محنت مزدوری کر کے اپنے خاندانوں کی کفالت کرنے والے غریب افراد کو مبینہ ناجائز وصولیوں سے تحفظ فراہم کریں۔ انجمن تاجران کے رہنماؤں نے کہا کہ بلوچستان پہلے ہی بے روزگاری، معاشی مشکلات اور کاروباری مواقع کی کمی جیسے سنگین مسائل سے دوچار ہے۔ صوبے میں صنعتوں، کارخانوں اور فیکٹریوں کی کمی کے باعث بڑی تعداد میں لوگوں کے لیے باعزت روزگار حاصل کرنا مشکل ہو چکا ہے۔ ایسے حالات میں بعض غریب افراد تیل کی ترسیل یا اس سے وابستہ محنت مزدوری کے ذریعے اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر انہیں راستے میں مبینہ بھتہ خوری یا ناجائز وصولیوں کا سامنا کرنا پڑے تو ان کی پہلے سے مشکل زندگی مزید اجیرن ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریب عوام پہلے ہی مہنگائی، بے روزگاری اور روزمرہ اخراجات کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں، ایسے میں ان کی محدود آمدن سے مبینہ طور پر رقم وصول کرنا کسی صورت قابل قبول نہیں۔ جو لوگ محنت کر کے اپنے اہل خانہ کے لیے دو وقت کی روٹی کا انتظام کرتے ہیں، انہیں تحفظ فراہم کرنا ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے، نہ کہ انہیں مزید معاشی دباؤ کا شکار ہونے دیا جائے۔ رہنماؤں نے کہا کہ عوام کو یہ اعتماد ملنا چاہیے کہ کوئی بھی شخص یا اہلکار قانون سے بالاتر نہیں اور کسی غریب شہری کو غیر قانونی دباؤ، ہراسانی یا ناجائز وصولیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ متعلقہ حکام شکایات سننے اور ان کے ازالے کے لیے مؤثر طریقہ کار وضع کریں تاکہ متاثرہ افراد بلاخوف اپنی شکایات درج کرا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بلوچستان کے عوام کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا، کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینا اور محنت کش طبقے کو تحفظ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 6

Daily: MASHRIQ QUETTA

Dated: 23 OCT 2026

Page No. 15

انتظامی یونٹس، موثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت !!

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے مزید انتظامی یونٹس، موثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے موثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لئے صوبے میں انتظامی ڈھانچے کو وسعت دینے، بلدیاتی نظام کو مستحکم کرنے اور وسائل میں اضافے کی اشد ضرورت ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کی گفتگو کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ عوام کو بہتر خدمات فراہم کرنے کے لئے صرف حکومتی اداروں کی موجودگی کافی نہیں، بلکہ ان اداروں کی انتظامی رسائی، مالی وسائل اور عوامی ضروریات سے ہم آہنگی بھی ناگزیر ہے۔ اگر حکومتی نظام عوام کے مسائل ان کے قریب جا کر حل نہیں کر سکتا تو اس کی افادیت محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ چنانچہ انتظامی ڈھانچے کی تشکیل نو، مقامی حکومتوں کی مضبوطی اور وسائل کی منصفانہ فراہمی کو ایک دوسرے سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ وطن عزیز پاکستان میں گورننس کا مسئلہ کئی دہائیوں سے زیر بحث ہے۔ مختلف حکومتوں نے انتظامی بہتری، اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور عوامی خدمات کے معیار کو بلند کرنے کے دعوے کئے، لیکن ان کوششوں کے نتائج ہر علاقے میں یکساں نہیں رہے۔ آبادی میں اضافے، شہری پھیلاؤ، معاشی دباؤ اور عوامی ضروریات میں وسعت کے باعث انتظامی نظام پر بوجھ بڑھتا چلا گیا ہے۔ ایسے حالات میں یہ سوال پوری سنجیدگی سے اٹھانا ضروری ہے کہ کیا موجودہ انتظامی تقسیم اور حکومتی ڈھانچہ بدلتے ہوئے حالات کے تقاضے پورے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟ اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو پھر اصلاحات سے گریز کرنے کے بجائے ان کے لئے قومی سطح پر قابل عمل راستہ تلاش کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے گورننس کے موجودہ ماڈلز کی تشکیل نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے جاری بحث کو مثبت پیش رفت قرار دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ویسٹ منسٹر طرزِ جمہوریت کی کارکردگی اور انتظامی تقسیم کے موجودہ طریق کار کا جائزہ لیا جائے جمہوری نظام کی اصل طاقت عوامی نمائندگی، جواب دہی، شفافیت اور مسائل کے حل میں مضمر ہے۔ اگر ان مقاصد کے حصول میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہوں تو نظام کے انتظامی پہلوؤں پر نظرثانی کرنا جمہوریت کو کمزور کرنے کے بجائے اسے مزید موثر بنانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ بلوچستان کے تناظر میں یہ بحث خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ بلوچستان کو ایسے جغرافیائی اور انتظامی مسائل کا سامنا ہے جو ملک کے دیگر صوبوں سے نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ یہاں دور دراز آبادیاں، طویل سفری فاصلے، دشوار گزار راستے اور بعض علاقوں میں بنیادی سہولیات تک محدود رسائی حکومتی ذمہ داریوں کو مزید پیچیدہ بناتی ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے پنجاب اور بلوچستان کے جغرافیائی فرق کی مثال دی ہے کہ پنجاب میں واہگہ سے راجن پور تک پہنچنے میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگ جاتے ہیں جبکہ بلوچستان میں ایسے اضلاع بھی ہیں جن کے بیچ کا فاصلہ دس گھنٹوں کا ہے اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اتنے وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے صوبے کے تمام انتظامی معاملات کو ایک مرکزی مقام سے موثر انداز میں چلانا غیر معمولی مشکلات پیدا کرتا ہے۔ ضلعی اور مقامی سطح پر اختیارات، وسائل اور فیصلہ سازی کی صلاحیت محدود ہو تو عوام کو معمولی نوعیت کے مسائل کے حل کے لئے بھی طویل فاصلوں اور پیچیدہ سرکاری طریق کار کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں انتظامی یونٹس میں اضافے کی تجویز کو محض نئی حدود کھینچنے یا مزید دفاتر قائم کرنے کا معاملہ نہیں سمجھنا چاہئے، بلکہ اسے حکومتی خدمات کی رسائی بہتر بنانے کے ایک وسیع منصوبے کے طور پر دیکھنا چاہئے۔ تاہم نئے انتظامی یونٹس کا قیام اسی وقت نتیجہ خیز ثابت ہو سکتا ہے جب اس کے ساتھ مطلوبہ مالی وسائل، تربیت یافتہ عملہ، ضروری بنیادی ڈھانچہ اور واضح اختیارات بھی فراہم کئے جائیں۔ محض کسی نئے دفتر یا انتظامی مرکز کا قیام عوامی مسائل کا خودکار حل نہیں بن سکتا۔ اگر وہاں وسائل کی کمی ہو، فیصلوں کے لئے اعلیٰ حکام کی منظوری درکار ہو اور عوامی شکایات کے ازالے کا موثر نظام موجود نہ ہو تو انتظامی تقسیم کے باوجود مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نئے یونٹس کے قیام سے قبل مقامی آبادی، فاصلے، آبادی کے پھیلاؤ، بنیادی سہولیات کی دستیابی اور انتظامی اخراجات کا جامع جائزہ لیا جائے۔ اس عمل میں مقامی ضروریات کو مرکزی اہمیت دی جائے تاکہ اصلاحات کاغذی کارروائی کے بجائے عملی بہتری کا سبب بن سکیں۔ اسی طرح موثر بلدیاتی نظام کی ضرورت بھی وزیراعلیٰ بلوچستان کے موقف کا بنیادی حصہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عوام کے روزمرہ مسائل کا براہ راست تعلق زیادہ تر مقامی سطح کے معاملات سے ہوتا ہے۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی، نکاسی آب، صفائی، مقامی سڑکوں کی تعمیر و مرمت، گلی محلوں کی بہتری اور دیگر بنیادی شہری و دیہی سہولیات کی فراہمی میں بلدیاتی ادارے کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اگر ان اداروں کو حقیقی اختیارات، مناسب فنڈز اور انتظامی خودمختاری حاصل ہو تو صوبائی حکومت پر غیر ضروری بوجھ کم کیا جا سکتا ہے اور عوام کے مسائل ان کے اپنے علاقوں میں حل ہونے لگتے ہیں۔ لیکن موثر بلدیاتی نظام کے لئے صرف انتخابات کا انعقاد کافی نہیں۔ بلدیاتی نمائندوں کو اختیارات دینے کے ساتھ مالی وسائل کی بروقت فراہمی، ادارہ جاتی صلاحیت میں اضافہ، شفافیت اور جواب دہی کو بھی یقینی بنانا ہوگا۔ اسی طرح انتظامی اصلاحات کا تیسرا اہم پہلو اضافی وسائل کی فراہمی ہے۔ کسی بھی صوبے یا انتظامی یونٹ سے بہتر کارکردگی کی توقع اسی وقت کی جا سکتی ہے جب اسے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے مناسب وسائل میسر ہوں۔ وسائل کی فراہمی کا معاملہ صرف مجموعی مالی تخصیص تک محدود نہیں ہونا چاہئے، بلکہ ان کی تقسیم میں آبادی، رقبے، پسماندگی، ترقیاتی ضروریات اور بنیادی سہولیات کی کمی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت دی جانی چاہئے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق بحث کو پارلیمنٹ میں لے جانے کی جو تجویز پیش کی ہے، وہ بھی خصوصی توجہ کی مستحق ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے اثرات آئینی، سیاسی، معاشی اور انتظامی سطح پر مرتب ہوں گے۔ اس لئے اس پر فیصلے محدود حلقوں یا وقتی سیاسی مفادات کی بنیاد پر نہیں ہونے چاہئیں۔ سیمینارز، کانفرنسوں اور قومی مباحثوں میں مختلف آرا سامنے آنا یقیناً مفید ہے، لیکن ان مباحث کا اصل نتیجہ اس وقت نکلے گا جب انہیں پارلیمانی عمل کا حصہ بنایا جائے گا۔ پارلیمنٹ وہ فورم ہے جہاں منتخب نمائندے عوامی مینڈیٹ کے ساتھ قومی اہمیت کے معاملات پر بحث کر سکتے ہیں، مختلف صوبوں کے تحفظات سن سکتے ہیں اور وسیع تر اتفاق رائے کی بنیاد پر قابلِ عمل تجاویز مرتب کر سکتے ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan News Quetta

23 OCT 2026

Bullet No. 6 Dated: Page No. 16

وزیراعلیٰ بلوچستان کا بجا موقف، گورننس ماڈلز کا جائزہ لینے کی ضرورت

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز نئے صوبوں کے قیام سے متعلق ایک مباحثے میں حصہ لیتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ نئے صوبوں اور گورننس ماڈل پر پارلیمان میں قومی مکالمہ ہونا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے موثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی امور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لئے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، موثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ کئی ماہ سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈلز کی تشکیل نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرزِ جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر پا رہی ہے اور آیا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب بھی عوامی خدمات کی موثر فراہمی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی جب واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے راجن پور کے قریب شاہوالی پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے، اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے اصلاحات کے حوالے سے سیاسی اتفاق رائے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور عین حقیقت بھی یہی ہے کہ اس نوعیت کے معاملات پر وسیع تر قومی سیاسی اتفاق رائے اشد ضروری ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں ہر معاملے پر ایک طرح کی جذباتیت پائی جاتی ہے۔ نئے صوبوں یا نئے انتظامی یونٹس کے حوالے سے بھی ایک حلقہ جذباتیت کا اظہار کرتا ہے، حالانکہ ہمیں دیکھنا چاہیے کہ اگر مسائل کے حل میں وسیع رقبہ اور انتظامی مسائل آڑے آرہے ہیں تو ہمیں انتظامی اصلاحات کرنی چاہئیں، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے بالکل بجا کہا ہے کہ یہ ایک قومی نوعیت کا معاملہ ہے جس پر مکالمہ ہونا چاہیے، بحث ہونی چاہیے اور اس کے لئے پارلیمان سب سے موثر ادارہ اور فورم ہے۔ طرز حکمرانی سے متعلق بحث کو محض صوبوں کی تعداد بڑھانے یا موجودہ انتظامی نقشے کو برقرار رکھنے کے سوال تک محدود کرنا درست نہیں ہو اگر کسی علاقے میں سرکاری خدمات کی فراہمی دشوار ہو، انتظامی فیصلوں میں غیر ضروری تاخیر ہوتی ہو اور شہریوں کو اپنے جائز مسائل کے حل کے لئے طویل فاصلے طے کرنا پڑتے ہوں تو ان مشکلات کی وجوہات کا جائزہ لینا چاہیے اور مناسب حل تجویز ہونا چاہیے اس میں کیا برا ہے۔ زیراعلیٰ بلوچستان نے گورننس کے مسئلے کو کسی ایک ادارے یا حکومت کی کارکردگی تک محدود رکھنے کے بجائے انتظامی ڈھانچے اور جغرافیائی حقائق کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت اجاگر کی ہے۔ بلوچستان کی مثال ہمارے سامنے ہے، جہاں وسیع رقبے اور آبادی کے مختلف علاقوں میں پھیلاؤ کے باعث سرکاری اداروں کے لئے ہر شہری تک یکساں انداز میں پہنچنا ایک مشکل کام ہے۔ ایسے حالات میں ضروری ہے کہ انتظامی نظام کو زمینی حقائق کے مطابق ترتیب دیا جائے۔ جو طریق کار کسی گنجان آباد اور نسبتاً محدود رقبے والے علاقے میں موثر ثابت ہو سکتا ہے، ضروری نہیں کہ وہی طریقہ وسیع اور دور افتادہ علاقوں میں بھی یکساں نتائج دے۔ اس فرق کو تسلیم کرنا انتظامی کمزوری نہیں بلکہ بہتر حکمتِ عملی کی بنیاد ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ نئے انتظامی یونٹس یا صوبوں کا قیام بذاتِ خود تمام مسائل کا حل نہیں۔ اگر کسی نئے یونٹ کے قیام کے بعد بھی اختیارات چند مرکزی دفاتر تک محدود رہیں، فنڈز کی کمی برقرار رہے اور سرکاری اداروں کی کارکردگی میں بہتری نہ آئے تو عوام کو خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا۔ انتظامی تقسیم اسی وقت بامقصد بن سکتی ہے جب اس کے نتیجے میں فیصلہ سازی عوام کے قریب آئے، سرکاری خدمات تک رسائی آسان ہو اور مقامی ضروریات کے مطابق ترقیاتی ترجیحات متعین کی جا سکیں۔ اس لئے اصلاحات کا مقصد نئی حدود قائم کرنا نہیں بلکہ ان حدود کے اندر ایک ایسا نظام تشکیل دینا ہونا چاہیے جو عوام کی عملی ضروریات پوری کر سکے۔ اسی سلسلے میں بلدیاتی اداروں کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک نئے صوبوں کے قیام کا تعلق ہے تو اس پر قومی سطح پر سنجیدہ بحث کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ موضوع جذباتی وابستگیوں، علاقائی شناختوں اور سیاسی اختلافات سے متاثر ہو سکتا ہے، لیکن اسے محض جذبات کی بنیاد پر قبول یا مسترد کرنے کے بجائے انتظامی افادیت اور عوامی مفاد کے پیمانے پر پرکھنا چاہیے۔ ہر تجویز کے ممکنہ فوائد، اخراجات، آئینی تقاضوں اور عملی مشکلات کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان کی جانب سے اس بحث کو پارلیمان میں لے جانے کی تجویز خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ سمیت متعلقہ آئینی فورمز پر اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MEEZAN QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 23 OCT 2026 Page No. 17

کوئٹہ میں لوکل بسوں پر پابندی کے باعث عوام مشکلات کا شکار!

صوبائی دارالحکومت کوئٹہ جو بلاشبہ بڑی اہمیت کا حامل شہر ہے میں کچھ عرصہ قبل مختلف روٹس پر چلنے والی ناکارہ لوکل بسوں کو بند کیا گیا تھا کیونکہ ان بسوں کی حالت نہایت ہی خستہ تھی جو بہت پرانے ماڈل کی تھیں حکومت نے ان بسوں کو بند کرنے کے ساتھ یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان روٹس پر نئی بسوں کو چلایا جائے لیکن یہ معاملہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر حل نہ ہوسکا۔جس کے نتیجے میں اب ان روٹس پر لوکل بسیں نہیں چل رہیں۔اس طرح ان علاقوں کے عوام کو سستا سفر کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے جواب رکشے والوں کے رحم وکرم پر ہیں جو اپنی من مانی سے کرایے وصول کرتے ہیں جو کہ غریب عوام کے ساتھ ناانصافی کے مترادف اقدام ہے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں قائم صوبائی مخلوط حکومت نے عوام کو سستا اور معیاری سفر فراہم کرنے کے لیے گرین بس توسیع پروگرام کا آغاز کیا جس کے تحت صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں نہ صرف مزید گرین بسیں بلکہ خواتین کے لیے پنک بسیں چلائی گئیں جس سے عوام کو سستی اور معیاری سواری میسر آگئی اور اس طرح خواتین جس کا پہلے چلنے والی مزید لوکل بسوں میں سفر کرنا بہت مشکل تھا کو بھی سفر کرنے میں ریلیف مل گیا۔یہاں اس بات کا ذکر کرنا ازحد ضروری ہے کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں چلنے والی گرین بسوں کو ان روٹس پر چلنے والی پہلے بسوں کے ساتھ ایک ہی روٹ پر چلایا گیا ہے۔اس روٹ پر پہلے مرحلے میں 8 گرین بسیں چل رہی تھیں جن کی تعداد میں بعد میں توسیع کی گئی اور مزید بسوں کو بھی چلایا گیا۔اس کے بعد صوبائی حکومت نے عوام کو مزید سستا اور معیاری سفر کی سہولت فراہم کرتے ہوئے سریاب سے کچلاک تک جناح پیپلز ٹرین کا آغاز کیا اس میں بھی عوام بہت کم پیسوں میں 32 کلومیٹر کا سفر آسانی سے کر رہی ہے۔صوبائی حکومت کی جانب سے گرین بسوں اور جناح پیپلز ٹرین کا ایک ہی روٹ پر چلنے کے فیصلے پر عوامی حلقوں خصوصاً ان علاقوں کے عوام جو لوکل بسوں کے سفر سے محروم ہیں نے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک ہی روٹ پر عوام کو گرین بسوں اور اب جناح پیپلز ٹرین کا چلانا دیگر علاقوں کے عوام کے ساتھ زیادتی کے مترادف اقدام ہے کیونکہ وہ اب سستے سفر سے بالکل محروم ہوگئے ہیں۔

اس لیے یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ صوبائی حکومت کو صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے لوکل بسوں سے محروم علاقوں میں فوری طور پر مزید گرین بسوں کو چلانا چاہیے تاکہ وہاں کے عوام بھی سستا اور معیاری سفر کرسکیں جو اس وقت رکشے والوں کے رحم وکرم پر ہیں جو ان سے اپنی مرضی کا کرایہ وصول کرتے ہیں کیونکہ ہمارے ہاں بدقسمتی سے ان پر بھی کوئی چیک اینڈ بیلنس کا نظام رائج نہیں ان کے کرایوں کی کوئی لسٹ نہیں ہے جن میں کرایے مقرر کیے ہوں وہ اپنی مرضی سے کرایے وصول کررہے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

let No. 6

Dated: 23 OCT 2026

Page No. 14

بلوچستان میں انتظامی اصلاحات اور حکمرانی کا نیا وژن

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا صنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ قومی مباحثے میں دیا گیا خطاب پاکستان کی سب سے بڑی اور جغرافیائی لحاظ سے وسیع ترین صوبائی اکائی کے انتظامی، مالیاتی اور حکمرانی (گورننس) کے چیلنجز پر ایک گہری اور حقیقت پسندانہ روشنی ڈالتا ہے۔ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا تقریباً 44 فیصد حصہ تشکیل دیتا ہے، لیکن آبادی کے پھیلاؤ اور درپیش جغرافیائی دوریوں کی وجہ سے ایک ہی صوبائی مرکز — کوئٹہ — سے اس کا نظم ونسق چلانا ہمیشہ سے ایک انتظامی وحکمرانی کا سنگین چیلنج رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی جانب سے انتظامی تنظیم نو، بلدیاتی نظام کی مضبوطی، اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کے حوالے سے پارلیمنٹ میں بحث کا آغاز کرنے کی تجویز ایک وقت کی اہم ترین ضرورت اور تعمیری سوچ کی عکاس ہے۔ پاکستان کا موجودہ گورننس ماڈل اکثر اوقات پنجاب اور سندھ جیسے گنجان اور کم فاصلے والے علاقوں کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر دیکھا جاتا ہے۔ میر سرفراز بگٹی کی جانب سے خضدار کے علاقے سارونہ کے سانحے اور اضلاع کے اندر 9 سے 10 گھنٹے کے فاصلوں کا دادہ حوالہ بلوچستان کی اصل زمینی صورتِ حال کو بے نقاب کرتا ہے۔ جب ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا انتظامی افسر کو ہنگامی حالت میں اپنے ہی ضلع کی حدود میں سفر کے لیے نو گھنٹے درکار ہوں، تو وہاں فوری طور پر عوامی سہولیات کی فراہمی ممکن بنانا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس تناظر میں صوبائی حکومت کی جانب سے ڈویژنز کی تعداد 8 سے بڑھا کر 12 اور اضلاع کو 36 سے بڑھا کر 41 کرنے کے حالیہ اقدامات انتہائی تحسین کے قابل ہیں۔ تاہم، جیسا کہ انہوں نے خود نشاندہی کی، یہ سفر محض چند انتظامی یونٹس کے اضافے سے ختم نہیں ہوتا بلکہ صوبے میں مزید چھوٹی انتظامی اکائیاں اور آئینی اصلاحات کے ذریعے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی وقت کا اہم تقاضا ہے۔ قومی مالیاتی کمیشن (NFC) ایوارڈ کے تحت وسائل کی تقسیم میں محض "آبادی" کو بنیادی معیار بنانا بلوچستان جیسے وسیع ترین صوبے کے ساتھ سراسر ناانصافی کے مترادف رہا ہے۔ بلوچستان میں سروس ڈیلیوری (صحت، تعلیم، انفراسٹرکچر اور امن وامان) کی لاگت آبادی کی کثافت کے بجائے جغرافیائی فاصلوں کی وجہ سے دیگر صوبوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بجا طور پر زور دیا ہے کہ این ایف سی میں وسائل کی تقسیم کا جائزہ لیتے وقت آبادی کے ساتھ ساتھ رقبے، جغرافیائی وسعت اور خدمات کی پہنچ جیسے عوامل کو مناسب وزن دیا جانا چاہیے۔ یہ اقدام نہ صرف بلوچستان کی محرومیوں کو دور کرے گا بلکہ پورے پاکستان کی مجموعی ترقی کا باعث بنے گا۔ بلوچستان میں 8 فروری کو بلدیاتی اداروں کی مدت پوری ہونے پر نیا الیکشن کروانے کے لیے الیکشن کمیشن کو خط لکھنا جمہوریت اور نچلی سطح تک اختیارات کی منتقلی پر صوبائی حکومت کے پختہ عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ کا یہ موقف انتہائی وزن دار ہے کہ منتخب اراکینِ اسمبلی کو "گلی، نالی اور سڑک" کی سیاست سے آزاد کر کے قانون سازی اور قومی پالیسی سازی پر توجہ دینی چاہیے، جبکہ مقامی مسائل کا حل بلدیاتی نمائندوں کے سپرد ہونا چاہیے۔ مضبوط بلدیاتی نظام ہی کسی بھی جمہوریت کی سب سے مضبوط بنیاد ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے وفاقی سطح پر بلوچستان کی کم پارلیمانی نمائندگی اور مرکزی سیاسی جماعتوں کے رویے پر سنجیدہ اعتراض اٹھایا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پورے بلوچستان کے قومی اسمبلی کے اراکین کی تعداد گوجرانوالہ یا لاہور کے چند اضلاع کے برابر ہے۔ اس عدم توازن کو دور کرنے کے لیے مرکزی جماعتوں، بیوروکریسی اور قومی میڈیا کو بلوچستان کے مسائل کو محض خبروں تک محدود رکھنے کے بجائے اسلام آباد اور پارلیمنٹ کے ایوانوں میں مرکزی ترجیح بنانا ہوگا۔

Processing plants

Balochistan has a wide variety of climate and agro-ecological zones ideal for growing myriads of fruits and vegetables. Horticultural crops, especially fruits and vegetables, make an important contribution to the agricultural sector. Apple produced in Balochistan is of high quality which has huge demand in the international market but regrettably lacks a proper system, processing units the farmers and the province unable to tap from this blessing. It plays a significant role in employment, revenue generation and returns.

The apple producing districts of Quetta, Killa Abdullah, Pishin, Killa Saifullah, Mastung and Kalat were selected for the project in consultation with the stakeholders.

A study was conducted by JICA, UNIDO and Balochistan government in 2022 to highlight the current needs and challenges of the apple value chain in Balochistan and suggest measures for uplifting the chain.

This study also provided an opportunity for the policy makers to tackle this sector's current challenges. It also aimed to identify the governance issues with focus on institutional capacities and practices within an enabling environment, including the private sector and individual farmers.

The National Food Security Policy describes that the value chains in Pakistan, including Balochistan, are characterized by poor standard agricultural markets lacking basic hygiene and traceability. Moreover, inconsistent grading practices and inefficient transportation services are common.

The other key issues of the value chains are lack of market information and cold storages, inadequate and poor roads, high post-harvest losses of fruits and vegetables, traditional and poor packaging materials, lack of accessibility of smallholder farmers to the high-end markets and lack of value addition of agro-based products.

Sadly due to many weaknesses in the system a middleman is exploiting the small farmers because of their high dependency on him for the sale of their produce.

On the marketing side, apple grading, packing and marketing standards are not followed and low and good quality apples are very often mixed.

The produce is marketed in a traditional manner and cold storage facilities are poor, leading to high post-harvest losses. Still Balochistan does not have adequate apple processing, grading and packing facilities, and a very small proportion of apples is processed into value-added products such as apple pulp, jam, jelly, juice, squashes, drinks, clear concentrate and apple preserves.

It is essential that the government and agriculture department must ensure processing, grading and packing facilities to farmers besides taking steps for its marketing at national and international level.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 23 OCT 2026

Page No.

بلوچستان کی دیہی خواتین

عبدالستار ترین

صبح کی پہلی کرن ابھی پوری طرح زمین پر نہیں اتری ہوتی کہ نصیرآباد، استا محمد اور جھل مگسی کے دیہی علاقوں میں ایک عورت کی مصروفیات شروع ہو جاتی ہیں۔ گھر کے کام، بچوں کی دیکھ بھال، کھانا پکانے اور پانی کا انتظام کرنے کے بعد اسے کھیتوں کا رخ بھی کرنا ہوتا ہے۔ کبھی چاول کی پنیری لگانی ہے، کبھی فصل کی گوڈی اور دیکھ بھال کرنی ہے اور کبھی سخت دھوپ میں فصل کی کٹائی کے کام میں ہاتھ بٹانا ہے۔ اس کے اپنے جسم میں درد ہو، خوراک پوری نہ ملی ہو یا وہ حمل کے آخری مہینوں میں ہو، زندگی کی ذمہ داریاں اکثر اسے رکنے کی اجازت نہیں دیتیں۔

یہ عورت صرف ایک گھر نہیں سنبھال رہی ہوتی، بلکہ ایک پورے خاندان کی بقا کی جنگ لڑ رہی ہوتی ہے۔ مگر المیہ یہ ہے کہ جس عورت کی محنت سے گھر کا چولہا جلتا ہے، اسی کی اپنی صحت، تعلیم، تحفظ اور بنیادی ضروریات اکثر نظرانداز ہو جاتی ہیں۔ بلوچستان کے ان دیہی علاقوں میں خواتین کی زندگی محض غربت کی کہانی نہیں، بلکہ ان محرومیوں کی تصویر بھی ہے جنہیں برسوں سے معمول سمجھ کر قبول کیا جاتا رہا ہے۔

استا محمد، جھل مگسی اور نصیرآباد کے متعدد دیہی علاقوں میں صحت کی محدود سہولیات خواتین کے لیے ایک بڑا مسئلہ ہیں۔ تصور کیجیے کہ ایک حاملہ عورت کو زچگی کے درد شروع ہوتے ہیں، مگر قریبی علاقے میں مناسب طبی سہولت موجود نہیں۔ خاندان کے افراد پریشان ہیں، آمدورفت کے وسائل محدود ہیں اور اسپتال تک پہنچنے میں قیمتی وقت ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ ایسے حالات میں زچگی ایک فطری عمل ہونے کے باوجود ماں اور بچے دونوں کے لیے خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔

یہ محض ایک فرضی منظر نہیں، بلکہ ان علاقوں میں صحت کی سہولیات کی کمی سے پیدا ہونے والی مشکلات کی ایک ممکنہ تصویر ہے۔ جب بنیادی مراکز صحت میں تربیت یافتہ عملہ، ضروری ادویات، زچگی کی مناسب سہولیات اور ہنگامی طبی امداد دستیاب نہ ہو تو اس کی قیمت خواتین اپنی صحت اور بعض اوقات اپنی جان کی صورت میں ادا کرتی ہیں۔

غذائی قلت اور ضروری وٹامنز و معدنیات کی کمی بھی خواتین کی جسمانی اور ذہنی صحت کو متاثر کرتی ہے۔ مسلسل مشقت، مناسب غذا کی عدم دستیابی اور حمل کے دوران ضروری طبی نگہداشت نہ ملنا ان کی مشکلات میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا دیہی عورت کو صرف اس لیے بنیادی طبی سہولیات سے محروم رہنا چاہیے کہ وہ کسی دور افتادہ گاؤں میں رہتی ہے؟

دیہی خواتین کے مسائل کا ایک اہم سبب تعلیم کے محدود مواقع بھی ہیں۔ کئی علاقوں میں لڑکیوں کے لیے تعلیمی اداروں کی کمی، طویل فاصلے، آمدورفت کے مسائل اور معاشی مجبوریوں کے باعث تعلیم کا سلسلہ برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ایک بچی تعلیم سے محروم رہ جاتی ہے تو اس کے اثرات صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتے، بلکہ اس کی آئندہ زندگی، معاشی خودمختاری، صحت سے متعلق آگاہی اور فیصلہ سازی کی صلاحیت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

کم عمری کی شادی اس صورت حال کو مزید پیچیدہ بنا دیتی ہے۔ غربت اور سماجی دباؤ کے شکار بعض خاندان اپنی کم عمر بچیوں کی شادیاں بڑی عمر کے صاحب ثروت افراد سے طے کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یا اسے مسائل سے نکلنے کا راستہ سمجھتے ہیں۔ لیکن جس بچی کو تعلیم، کھیل اور اپنی شخصیت کی نشوونما کا موقع ملنا چاہیے، وہ کم عمری میں ازدواجی اور گھریلو ذمہ داریوں کے بوجھ تلے آ سکتی ہے۔

ایک بچی کا مستقبل اس کی غربت کی بنیاد پر طے نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ دیہی علاقوں میں لڑکیوں کے اسکول قائم کیے جائیں، تعلیمی وظائف اور محفوظ آمدورفت کے انتظامات کیے جائیں اور خاندانوں کو یہ اعتماد دیا جائے کہ بیٹی کی تعلیم ان کے لیے بوجھ نہیں بلکہ بہتر مستقبل کی بنیاد ہے۔

نصیرآباد ڈویژن کی زراعت میں خواتین کا کردار نہایت اہم ہے۔ چاول کی کاشت، پنیری لگانے، فصل کی دیکھ بھال، کٹائی اور دیگر زرعی مراحل میں ان کی محنت شامل ہوتی ہے۔ لیکن اس محنت کے باوجود ان کی صحت، آرام اور معاشی تحفظ کو اکثر وہ اہمیت نہیں ملتی جس کے وہ حق دار ہیں۔

جب زرعی پانی کی قلت ہو، فصل کی پیداوار متاثر ہو اور منڈی میں اجناس کی قیمتیں کسان کے حق میں نہ ہوں تو اس کے اثرات پورے خاندان پر پڑتے ہیں۔ محدود آمدنی میں خوراک، بچوں کی تعلیم، علاج اور دیگر ضروریات پوری کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں عورت اکثر اپنی ضروریات کم کر کے بچوں اور گھر کے دوسرے افراد کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس کی تھکن کا کوئی حساب نہیں، اس کی مشقت کی کوئی مناسب اجرت نہیں اور اس کی صحت کو پہنچنے والے نقصان کا اکثر کوئی مداوا نہیں ہوتا۔ حمل کے دوران سخت جسمانی کام، مناسب آرام کی کمی اور طبی نگرانی کا فقدان ماں اور بچے دونوں کے لیے خطرات پیدا کر سکتے ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ خواتین کی زرعی محنت کو تسلیم کیا جائے، انہیں محفوظ کام کے حالات، مناسب آرام، صحت اور غذائیت سے متعلق سہولیات فراہم کی جائیں اور ان کی معاشی شراکت کو محض گھریلو ذمہ داری سمجھ کر نظرانداز نہ کیا جائے۔

سال 2010 سے 2022 تک آنے والے سیلابوں سمیت مختلف قدرتی آفات نے بلوچستان کے متعدد علاقوں میں زراعت، رہائش اور روزگار کو متاثر کیا۔ جب کھیت زیر آب آ جائیں، فصلیں تباہ ہو جائیں، گھر نقصان اٹھائیں اور روزگار کے ذرائع ختم ہونے لگیں تو اس کا اثر صرف مالی حالت پر نہیں پڑتا؛ پورا خاندانی نظام دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایسے حالات میں خواتین کو گھر کی ضروریات پوری کرنے، بچوں کی دیکھ بھال اور محدود وسائل میں زندگی چلانے کے لیے مزید مشکلات برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ معاشی بے یقینی، مستقبل کا خوف اور مسلسل ذمہ داریوں کا دباؤ ان کی ذہنی صحت پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مگر دیہی علاقوں میں نفسیاتی صحت سے متعلق آگاہی اور معاونت کے مواقع بھی محدود ہیں۔

قدرتی آفات کے بعد بحالی کے منصوبوں میں خواتین کی ضروریات کو الگ سے اہمیت دینا ضروری ہے۔ محفوظ رہائش، صاف پانی، مناسب خوراک، زچگی کی سہولیات اور روزگار کے مواقع کی بحالی کے بغیر متاثرہ خاندانوں کی مکمل بحالی ممکن نہیں۔

غربت کے شکار خاندانوں کے لیے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام مالی معاونت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس پروگرام سے مستفید ہونے والی معمر اور مستحق خواتین کے لیے ملنے والی رقم اکثر گھر کے راشن، ادویات اور دیگر بنیادی ضروریات پوری کرنے میں مدد دیتی ہے۔ بعض خواتین کے لیے یہی رقم مشکل حالات میں سہارا بن سکتی ہے۔

لیکن جب اس امداد کے حصول کے لیے کسی معمر عورت کو طویل سفر کرنا پڑے، شدید گرمی میں انتظار کرنا پڑے یا کسی مرکز پر مبینہ طور پر نامناسب رویے کا سامنا کرنا پڑے تو اس کی مشکلات کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ وہ عورت جو پہلے ہی غربت، بیماری اور عمر رسیدگی کے مسائل سے دوچار ہے، اسے اپنے حق کی رقم حاصل کرنے کے لیے مزید ذہنی اذیت نہیں اٹھانی چاہیے۔

دیہی علاقوں میں بعض مراکز پر عملے کے مبینہ ہتک آمیز رویے اور بدسلوکی سے متعلق شکایات کی شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں۔ کسی بھی مستحق خاتون کے ساتھ تضحیک، امتیازی سلوک یا غیر ضروری رکاوٹ ناقابل قبول ہونی چاہیے۔

متعلقہ حکام کو چاہیے کہ معمر اور معذور خواتین کے لیے ترجیحی سہولتیں، سایہ دار انتظار گاہیں، پینے کا صاف پانی، مناسب بیٹھنے کا انتظام اور مؤثر شکایتی نظام یقینی بنائیں۔ ادائیگی کے عمل کو آسان، شفاف اور باعزت بنانے کے لیے جہاں ممکن ہو، محفوظ متبادل طریقوں اور گھر تک ادائیگی کے امکانات کا جائزہ بھی لیا جائے۔

یہ صرف خواتین کا مسئلہ نہیں، پورے معاشرے کا امتحان ہے۔

دیہی عورت کی محرومیاں کسی ایک محکمے کی غفلت یا کسی ایک سماجی روایت کا نتیجہ نہیں، بلکہ معاشی مشکلات، محدود تعلیمی مواقع، صحت کی ناکافی سہولیات اور سماجی رویوں کا مجموعی اثر ہیں۔ اس لیے ان مسائل کا حل بھی جامع اور مشترکہ کوششوں میں پوشیدہ ہے۔

حکومت کو چاہیے کہ استا محمد، جھل مگسی اور نصیرآباد کے دیہی علاقوں میں بنیادی مراکز صحت کو فعال بنائے، تربیت یافتہ طبی عملے اور زچگی کی سہولیات کی دستیابی یقینی بنائے، لڑکیوں کے لیے تعلیمی اداروں اور وظائف میں اضافہ کرے اور خواتین کے لیے ہنر مندی و روزگار کے مواقع پیدا کرے۔ ساتھ ہی کم عمری کی شادی کی روک تھام، غذائی قلت میں کمی اور نفسیاتی صحت سے متعلق آگاہی کو بھی ترجیحات میں شامل کیا جائے۔

مقامی انتظامیہ اور سماجی تنظیموں کو بھی چاہیے کہ وہ دیہی خواتین کی آواز سنیں، ان کی مشکلات کو سمجھیں اور پالیسی سازی و ترقیاتی منصوبوں میں ان کی ضروریات کو مناسب نمائندگی دیں۔

آخر میں سوال یہ نہیں کہ دیہی عورت کتنی مشکلات برداشت کر سکتی ہے؛ اصل سوال یہ ہے کہ اسے مزید کتنی مشکلات برداشت کرنے پر مجبور کیا جائے گا؟

ایک ایسی عورت جو اپنے بچوں کے لیے بھوکی رہ سکتی ہے، بیماری کے باوجود کھیتوں میں کام کر سکتی ہے اور گھر کے مسائل کے باوجود زندگی کا پہیہ چلانے کی کوشش کرتی ہے، اسے محض ہمدردی نہیں بلکہ عملی سہارا درکار ہے۔ اسے تعلیم چاہیے، علاج چاہیے، معاشی تحفظ چاہیے اور سب سے بڑھ کر عزت و احترام کے ساتھ جینے کا حق چاہیے۔

استا محمد، جھل مگسی اور نصیرآباد کی دیہی خواتین کی زندگی میں بہتری لانا صرف ایک فلاحی منصوبے کی کامیابی نہیں ہوگا، بلکہ یہ اس معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری پوری کرنے کے مترادف ہوگا جو اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی محنت سے قائم ہے۔

کیونکہ کسی معاشرے کی ترقی کا اصل پیمانہ اس کی بلند عمارتیں نہیں، بلکہ یہ ہے کہ اس معاشرے کی سب سے محروم عورت کتنی محفوظ، صحت مند، بااختیار اور باعزت زندگی گزار رہی ہے۔